تنظیم اسلامی کا ترجمان

50

ہفت روزہ

# ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

3 تا 9 جمادی الاوّل 1441ھ/31 دسمبر 2019ء تا 6 جنوری 2020ء


## انقلابی جدّوجہُد میں صبرِ محض کا مرحلہ

صبرِ محض (Passive Resistance) کی ابتداداعی کی کردارکشی سے ہوتی ہے کہ اس کی قوتِ ارادی کو ختم کر دیا جائے۔ تین سال تک تنہا حضورﷺ اس ایذارسانی کا ہدف بنے رہے ہیں۔ اور یہ زبانی ہوتی رہی کہ پاگل ہو گئے ہیں' مجنون ہو گئے ہیں۔ ہم انہیں کہتے تھے مت جایا کرو غارِ حرا میں اور وہاں کئی کئی دن نہ رہا کرو' وہاں پر کوئی نہ کوئی آسیب سوار ہو گیا ہے' ان پر کوئی جن آ گیا ہے۔ کبھی کہا جاتا کہ انہوں نے شاعری شروع کر دی ہے' یا یہ کہ یہ ساحر بن گئے ہیں یا مسحور ہو گئے ہیں۔ یہ تمام تر آنحضورﷺ کی کردارکشی (character assassination) اور آپؐ کی قوتِ ارادی کو مجروح کرنے کی کوششیں تھیں ----اور یہ مت سمجھئے کہ اس سے حضورﷺ کو رنج نہیں ہوتا تھا۔ قرآن کی گواہی ہے: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝﴾ (الحجر) ''(اے نبیﷺ!) ہمیں خوب معلوم ہے کہ جو باتیں یہ کہہ رہے ہیں ان سے آپ کا سینہ بھنچتا ہے''۔ ان سے آپؐ کو صدمہ ہوتا ہے' آپؐ کو اپنے سینے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے کہ یہی ہیں جو مجھے الصادق اور الامین کہا کرتے تھے' آج یہ مجھے ساحر اور کذاب کہہ رہے ہیں' مجھ پر جھوٹ کا الزام لگا رہے ہیں' مجھ پر دھوکے کا الزام لگا رہے ہیں کہ کسی سے ڈکٹیشن لے کر ہم پر دھونس جماتا ہے کہ یہ مجھ پر اللہ کی وحی آ گئی ہے۔ لیکن اس کیفیت میں آپﷺ کے لیے حکم یہ تھا کہ ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝﴾ (المزمل) ''جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں ان پر صبر کیجیے اور بھلے طریقے سے ان کو چھوڑ دیجیے''۔ خوبصورتی کے ساتھ اپنا رخ موڑ لیجیے اور ان کو چھوڑیے' کسی اور سے بات کیجیے۔ لیکن علیحدگی لٹھ مار کر نہ ہو۔ ہو سکتا ہے جو شخص آج بات نہیں سن رہا' کل سننے پر آمادہ ہو جائے۔

رسولؐ انقلاب کا طریقِ انقلاب

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

## اس شمارے میں


- مقتدر حلقوں کی کشاکش
- جمعۃ المبارک اور تذکیر بالقرآن
- مطالعۂ کلامِ اقبال (145)
- پرویز مشرف کو سزائے موت
- تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے!
- اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2019ء

الھدیٰ (883)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

# ہر اُمت کی شریعت الگ رہی ہے

سُورۃُ الحَجّ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 67 تا 69

لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَکًا ھُمۡ نَاسِکُوۡہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الۡاَمۡرِ وَادۡعُ اِلٰی رَبِّکَ ؕ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنۡ جٰدَلُوۡکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰہُ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۶۹﴾

**آیت ۶۷** ﴿لِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَکًا ھُمۡ نَاسِکُوۡہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الۡاَمۡرِ﴾ ’’ہم نے ہر اُمت کے لیے قربانی (اور عبادت) کے طریقے مقرر کر دیے ہیں جن کی وہ پیروی کرتے ہیں‘ تو انہیں آپؐ سے اس معاملے میں جھگڑنا نہیں چاہیے‘‘

یعنی بنی اسرائیل کے لیے قربانی کا طریقہ اور تھا‘ بنی اسماعیل کسی اور طریقے سے قربانی کرتے تھے‘ جبکہ مسلمانوں کو ان دونوں سے مختلف طریقہ بتایا گیا ہے۔ یہ ہر اُمت کی اپنی اپنی شریعت کا معاملہ ہے‘ اس میں جھگڑنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ مضمون اس سے پہلے آیت ۳۴ میں اس طرح آ چکا ہے: ﴿وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَکًا لِّیَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمۡ مِّنۡۢ بَھِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ ؕ فَاِلٰـھُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِیۡنَ ﴿۳۴﴾﴾ ’’اور ہر اُمت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک طریقہ بنایا ہے تاکہ وہ اللہ کا نام لیا کریں ان مویشیوں پر جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں۔ تو (جان لو کہ) تمہارا معبود ایک ہی ہے‘ چنانچہ تم اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو‘ اور (اے نبی ﷺ) بشارت دے دیجیے عاجزی اختیار کرنے والوں کو۔‘‘

﴿وَادۡعُ اِلٰی رَبِّکَ ؕ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۶۷﴾﴾ ’’اور آپؐ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے۔ یقیناً آپؐ ہدایت کے سیدھے راستے پر ہیں۔‘‘

**آیت ۶۸** ﴿وَاِنۡ جٰدَلُوۡکَ فَقُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۸﴾﴾ ’’اور اگر یہ لوگ آپؐ سے جھگڑیں تو آپؐ کہیے کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔‘‘

میرے پاس جو ہدایت میرے رب کی طرف سے آئی ہے میں اس کی پیروی کر رہا ہوں۔ اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ میرے مقابلے میں آپ زیادہ حق پر ہیں تو آپ جانیں اور آپ کا رب جانے۔

**آیت ۶۹** ﴿اَللّٰہُ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۶۹﴾﴾ ’’اللہ فیصلہ کر دے گا تمہارے مابین قیامت کے دن ان تمام چیزوں کے بارے میں جن میں تم اختلاف کرتے رہے تھے۔‘‘

## فرمان نبویؐ

### استغفار کی برکتیں

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنۡ لَزِمَ الۡاِسۡتِغۡفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنۡ کُلِّ ضِیۡقٍ مَّخۡرَجًا وَّمِنۡ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ)) (رواہ ابوداوٗد)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص ہمیشہ استغفار (اللہ سے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا) کرتا رہے، اللہ ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کی راہ اس پر کھول دے گا اور ہر غم و فکر سے اسے نجات بخشے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عنایت فرمائے گا جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔‘‘

**تشریح**: ’’استغفار‘‘ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اس گناہ کو بالکل ترک کر دے جس کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ سے درخواست کر رہا ہے۔ پورے شعور اور عاجزی کے ساتھ بکثرت اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے۔ اس سے ہر قسم کی تنگی اور مصیبت سے نکلنے کی راہ پیدا ہوگی، ہر طرح کے غم و اندوہ سے نجات ملے گی یعنی دل میں سکون اور اطمینان پیدا ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں یکے بعد دیگرے چار آدمی حاضر ہوئے۔ ایک نے قحط سالی کی شکایت کی۔ دوسرے نے اپنی تنگدستی اور محتاجی کا شکوہ کیا۔ تیسرے نے کہا، حضرت! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ چوتھے نے عرض کیا، میرا باغ سوکھ گیا ہے۔ آپؒ نے ہر ایک سے کہا کہ ’’اللہ سے استغفار کرو۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
# ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
3 تا 9 جمادی الاوّل 1441ھ جلد 28
31 دسمبر 2019ء تا 6 جنوری 2020ء شمارہ 50
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: (042) 35473375-79
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا ---------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقتدر حلقوں کی کشاکش

پاکستان کو قائم ہوئے ماشاء اللہ بہتر سال ہو چکے ہیں۔ اِس عرصہ میں کبھی بھی یہ نہ کہا جا سکا کہ پاکستان میں زبردست نہ سہی مناسب سیاسی استحکام ہی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹروں کے آہنی ادوار میں مصنوعی سیاسی استحکام دکھائی دیتا ہے۔ یحییٰ خان کے دور کے علاوہ باقی تین فوجی ادوار میں سیاسی استحکام کے ساتھ معاشی استحکام بھی آیا، لیکن چونکہ فوجی ڈکٹیٹر کا آنا آسان اور جانا بہت دشوار ہوتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی اقتدار کو دوام دینے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ بیرونی قوتوں کا سہارا بھی تلاش کرتا ہے۔ اکثر عارضی طور پر یہ سہارے دستیاب بھی ہو جاتے ہیں، لیکن بیرونی قوتوں نے ہمیشہ اِن فوجی ڈکٹیٹروں کو اُوپر چڑھا کر نیچے سے سیڑھی کھینچ لی جس سے وہ دھڑام سے آ گرتے ہیں۔ عوام سے رابطہ رکھنا وہ غیر ضروری سمجھتے تھے۔ یہ ڈکٹیٹر گرتے ہوئے خاصی مزاحمت کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ جو ظاہری سیاسی اور معاشی استحکام ملک کو حاصل ہوا ہوتا تھا اُس کا بھی ستیاناس ہو جاتا تھا اور پاکستان پھر جہاں سے چلا ہوتا تھا وہیں آ کھڑا ہوتا تھا اور بعض اوقات اُس سے بھی پیچھے چلا جاتا تھا۔

ہماری رائے میں اِس کی اصل وجہ سب کی اقتدار کی اندھی خواہش اور اپنے اختیارات سے تجاوز کرنے کی کوشش ہوتی تھی، جس سے ادارے کیا مستحکم ہوتے، معاشرہ ہی قانونی اور اخلاقی لحاظ سے زوال پذیر ہوتا چلا گیا۔ اقتدار کی خواہش تو اگرچہ دنیا بھر میں سب جگہ ہوتی ہے، لیکن جب کسی معاشرے میں قانون، اخلاق اور نظم وضبط کا ہی تیا پانچہ ہو جائے اور جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کا اُصول تسلیم ہی کر لیا جائے تو پھر ویسی ہی تباہی آتی ہے جیسی پاکستان میں آئی، نہ قانون کا خوف، نہ اخلاقی اقدار کی پرواہ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہر شخص کندھا مار کر آگے نکلنا چاہے گا تو ہڑبونگ کا مچ جانا ظاہر و باہر ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے اپنے معاشرے پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔ قانون کو تحفظ دینے والے اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کے ذمہ دار اور معاملات کو قانون کے راستے سلجھانے والے وکلاء قانون کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔ دل کے ایک ہسپتال پر گروہ کی صورت میں حملہ آور ہوتے ہیں، قیمتی آلات کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں، مریضوں کے منہ سے ماسک ہٹاتے ہیں اور اُنھیں موت کی نیند سلا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ہر تیسرے دن ہڑتال کرتے ہیں اور ایمرجنسی بھی بند کر دیتے ہیں۔ مریض ہسپتالوں کے دروازوں پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اور میڈیکل سٹاف ٹس سے مَس نہیں ہوتا۔ محکمہ پولیس کا ذکر ہی کیا کریں، وہ ایسے ایسے کارنامے دکھاتا ہے کہ سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ یہ محکمہ جرم سرزد ہونے کے بعد اور اکثر اوقات ملزمان کے موقع سے فرار ہو جانے کے بعد حرکت میں آتا ہے۔ تاجر خوراک میں ہی نہیں دوائیوں میں بھی ملاوٹ کرتا ہے اور اِس دارِ فانی سے عوام کے کوچ کرنے کا مسلسل بندوبست کرتا رہتا ہے۔ ہماری عدلیہ ایک عرصہ ہوا نظریہ ضرورت کی نذر ہو چکی ہے اور فوج

سیاست دانوں کے لڑنے کے نتیجہ میں اقتدار کو جی آیاں نوں کہتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انھیں لڑاتی رہتی ہے تاکہ اُن کا آنا ناگزیر سمجھا جائے اور جب وہ آئیں تو عوام کالانعام تالیاں بجائے۔ سیاست دانوں کا جمہوریت سے لازوال تعلق ہے۔ وہ جمہوریت کو بہترین انتقام کہتے ہیں، لیکن فوجی ڈکٹیٹر جس سیاسی حکومت کا بوریا بستر لپیٹتے ہیں اُس کے مخالف سیاست دان فوجی ڈکٹیٹر کے اِس اقدام کو زوردار طریقے سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور مارشل لاء کو وقت کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور آگے بڑھ کر اپنے فوجی بھائیوں کا استقبال کرتے ہیں۔ فوجی خود کو حب الوطنی کے واحد ٹھیکیدار قرار دیتے ہیں۔ عدلیہ آئین شکن کو قانونی تحفظ فراہم کرتی ہے اور جو جج ایسا کرنے سے انکار کرے تو وہ گھر جائے۔

مشرف دور تک P.C.O کے تحت حلف نہ اُٹھانے والے جج اچھے بچوں کی طرح گھر چلے جاتے تھے اور باقی عدلیہ نہ صرف مارشل لاء کو جائز قرار دے دیتی تھی بلکہ فردِ واحد اور مردِ آہن کو تن تنہا آئین میں ترمیم کرنے کا حق بھی دے دیتی تھی تاکہ خاکی وردی والے یکسوئی سے قوم کی خدمت کریں۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد بدیانتی اور کرپشن کا جواز پیش کر کے سیاست دانوں سے حکومت چھیننے والے اِن ہی سیاست دانوں سے مل کر عوام کی خدمت میں کمر کس لیتے ہیں۔ عوام کی خوب ''خدمت'' کرتے ہیں۔ ایسی ہی خدمت نے عوام کو آج اِس حال تک پہنچایا ہے۔ سیاسی حکومتوں کو ٹھکانے لگانے والے دونوں ادارے ایک عرصہ تک باہمی اتفاق سے کام کرتے رہے۔ لیکن مشرف نے جب P.C.O کے تحت حلف اُٹھانے والے اپنے محسن افتخار چودھری کو اپنے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا تو اِن میں ٹھن گئی اور مشرف کو فارغ ہونا پڑا۔ اُس وقت سے اِن دو اداروں کے تعلقات کچھ بگڑ گئے تھے۔ طاقت کا سرچشمہ اگرچہ ابھی بھی فوج کا ادارہ ہی سمجھا جاتا تھا، لیکن وکلاء تحریک کے ذریعے عدلیہ بھی اپنی بھرپور قوت کا مظاہرہ کر چکی تھی۔ اب اِن دونوں اداروں کے درمیان کشمکش اور طاقت کے حوالے سے کھینچا تانی کا سلسلہ شروع ہوا۔

پاکستان کے موجودہ وزیراعظم عمران خان نے موجودہ آرمی چیف کو تین سال کی توسیع دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس فیصلے پر عمل درآمد کا ایسا بھونڈا طریقہ اختیار کیا کہ تاک میں بیٹھی عدلیہ کو طاقتور ترین کے خلاف اپنی طاقت دکھانے کا موقع میسر آ گیا۔ سپریم کورٹ نے آرمی چیف کی توسیع ملازمت کا نوٹیفکیشن معطل کر دیا۔ جس سے ملک بھر میں طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اِس حوالے سے عمران حکومت نے مسلسل نااہلی اور نالائقی کا مظاہرہ کیا جس پر طاقتور ترین آدمی کو خاصی خفت اُٹھانی پڑی۔ اور عدلیہ طنزیہ فقرے چست کرتی رہی اور محظوظ ہوتی رہی۔ ابھی تالاب میں پھینکے ہوئے اِس پتھر سے ارتعاش ختم نہ ہوا تھا کہ ایک خصوصی عدالت نے سابق فوجی آمر مشرف کو سزائے موت سنا دی۔ یہ ایک نوعیت کا بھونچال تھا جس نے سارے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اِس فیصلہ پر جو ڈی جی آئی ایس پی آر نے پریس ریلیز جاری کی، اُس نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور دونوں مقتدر ادارے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔

بہتر سال سے بلی چوہے کا یہ کھیل جاری ہے۔ ہمیں ملک کے بے حال ہونے کی وجہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری رائے میں تو آج مسلمان ممالک میں دو قسم کے طرزِ حکومت کا دور دورہ ہے، ملوکیت ہے یا فوجی آمریت ہے۔ پاکستان میں البتہ مغرب کی نقالی میں ایسا جمہوری طرزِ حکومت ہے جس کے بارے میں آسانی سے کہا جا سکتا ہے ''کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا''۔ ایک مسلمان ملک میں کیسا طرزِ حکومت ہونا چاہیے۔ اِس حوالے سے ہم ایک عرصہ سے اِن سطور میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں اور خاص طور پر پاکستان جیسے ملک میں جو حاصل ہی اسلام کے نام پر کیا گیا تھا اور جس کے قائم ہونے کی وجہ اور جواز صرف اور صرف کلمہ طیبہ ہے، طرزِ حکومت کے حوالے سے ہم مختلف تجربے کرنے کی حماقت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ یہ اگرچہ انتہائی ضرر رساں ہے، لیکن فی الحال جبکہ ہم اسلامی طرزِ حکومت نہیں اپنا سکے۔ ایسی صورت میں 1973ء کے آئین کے تحت جمہوری طرزِ حکومت سے کام چلانا پڑے گا کیونکہ یہ بہرحال مارشل لاء سے بہتر ہے۔ اِس عبوری دور میں ہمیں اِس آئین کی مکمل طور پر پابندی کرنا چاہیے جس کے تحت حکومت چل رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جمہوری طرزِ حکومت کے تین ستون ہوتے ہیں: انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ۔ ان کے اپنے اپنے اختیارات اور دائرہ کار طے شدہ ہیں۔ اگر تمام ادارے اِس کی پابندی نہیں کریں گے تو فساد برپا ہوگا۔ اسمبلی قانون بناتی ہے، انتظامیہ اِن قوانین کے تحت حکومت کرتی ہے اور عدلیہ قانون کی تشریح کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوج حکومت کا حصہ ہے اور انتظامیہ کے ماتحت آتی ہے لہٰذا اُس کا الگ اپنی قوت کا اظہار کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ حکومت کے احکامات پر عمل کرنا اس کا آئینی فریضہ ہے۔ اگر وہ انتظامیہ کی بالادستی قبول نہیں کرتی تو گویا وہ آئین سے اور اپنے حلف سے انحراف کرتی ہے۔ پاکستان کے تمام ادارے جتنی جلد اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں، اتنا ہی بہتر ہے۔ جس طرح ایک ادارے کے ایک سے زائد سربراہ ہوں گے تو فساد مچے گا، اسی طرح تمام ادارے جب تک آئین کی بالادستی قبول نہیں کرتے، نہ ملک میں امن وامان قائم ہوگا اور نہ ہی ملک مستحکم ہو سکے گا۔

# جمعۃ المبارک اور تذکیر بالقرآن

(سورۃ الجمعہ کی پہلی دو آیات کی روشنی میں)

**مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں ناظم اعلیٰ انجمن خدام القرآن محترم عارف رشید کے 20 دسمبر 2019ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص**

قارئین محترم! آج ان شاء اللہ ہم سورۃ الجمعہ کی پہلی دو آیات کا مطالعہ کریں گے۔ جمعۃ المبارک کا دن ہمارے دین میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الجمعة عيد المسلمين)) ''جمعہ مسلمانوں کے لیے عید کا درجہ رکھتا ہے۔'' جس طرح عید کے دن نہا دھو کر، اچھے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر عید گاہ میں جاتے ہیں۔ یہی معاملہ ہمیں جمعہ کے ساتھ بھی رکھنا چاہیے تاکہ ایک صاف ستھرا ظاہری ماحول بھی ہو لیکن اجتماع جمعہ کا اصل مقصد تذکیر بالقرآن اور تزکیۂ نفس ہے۔ یعنی قرآنی آیات کی روشنی میں اپنے باطن کی صفائی کرنا، اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا جمعہ کے اجتماع کا اصل مقصد ہے۔ سورۃ الجمعہ کی نسبت بھی اسی دن کے ساتھ ہے اور اس میں بھی بنیادی پہلو تذکیر بالقرآن کا ہے۔ فرمایا:

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①﴾ ''تسبیح کرتی ہے اللہ کی ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، جو بادشاہ ہے، (ہر عیب سے) پاک ہے، بہت زبردست ہے، بہت حکمت والا ہے۔'' (الجمعہ: 1)

جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے اس وقت سے کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔ وہ اللہ جو الملک ہے، بادشاہ مطلق ہے، اس پوری کائنات کا شہنشاہ ہے، القدوس ہے، انتہائی پاک ہے۔ یعنی اس کی ذات میں کسی عیب، برائی، نقص یا کوتاہی کا امکان موجود نہیں۔ جبکہ انسان تو خطا اور نسیان کا پتلا ہے۔ انسان کی ترکیب میں یہ دو چیزیں شامل ہیں۔ یعنی انسان سے خطا بھی ہو جاتی ہے اور نسیان بھی ہو جاتا ہے۔ پھر کون انسان ہوگا جو یہ دعویٰ کر سکے کہ مجھے کسی گناہ کی طرف رغبت ہے ہی نہیں۔ فرشتے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں لیکن انسان نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ انسان میں اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں شامل کر دی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی شے اس کا نفس اور نفسانی و حیوانی خواہشات ہیں جو اسے پستی کی طرف کھینچ رہی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ ''یقیناً (انسان کا) نفس تو برائی ہی کا حکم دیتا ہے'' (یوسف: 53)

جبکہ سورۃ الجمعہ کی اس آیت میں فرمایا:

''تسبیح کرتی ہے اللہ کی ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، جو بادشاہ ہے، (ہر عیب سے) پاک ہے، بہت زبردست ہے، بہت حکمت والا ہے۔''

اللہ کے اختیار کو چیلنج کرنا تو بہت دور کی بات ہے

مرتب: ابو ابراھیم

اس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ اس پوری کائنات کا ہر ذرہ اللہ کے حکم کا پابند ہے۔ یہ سورج جو اس زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے اس کو کس نے کنٹرول کر رکھا ہے؟ کس کے حکم سے وہ اپنی پوری فیملی (نظام شمسی) کے ساتھ گردش کر رہا ہے؟ جس میں ہماری زمین بھی ہے، مریخ بھی ہے جس کے متعلق آج انسان سوچتا ہے کہ میں وہاں قدم رکھ سکوں، شاید وہاں کوئی انسان موجود ہوں یا انسان جیسی کوئی مخلوق موجود ہو۔ پھر تقریباً ہر سیارے کے گرد اس کے چاند گردش کر رہے ہیں۔ انسان کے تصور سے بھی باہر یہ کتنا مشکل نظام ہے۔ اب اس نظام کو جو ہستی چلا رہی ہے، جس کے حکم سے پوری کائنات کا نظام چل رہا ہے اس کی دانائی، بزرگی اور حکمت کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے۔ وہی اس کائنات کا اصل بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، زبردست بااختیار اور کمال حکمت والا ہے۔ اس کی تخلیق میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو بغیر حکمت کے ہو۔ اس کائنات کی تخلیق بھی اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ اس تخلیق کی اصل معراج کیا ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ ''اور ہم نے بڑی عزت بخشی ہے اولادِ آدم کو اور ہم اٹھائے پھرتے ہیں انہیں خشکی اور سمندر میں'' (بنی اسرائیل: 70)

اللہ کی ذات کریم ہے۔ اس زمین میں اللہ کی جتنی مخلوقات ہیں ان میں سب سے اعلیٰ تخلیق یہ انسان ہے۔ سورۃ التین میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ④﴾ ''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔''

یقیناً فرشتے انسان سے افضل ہیں لیکن اگر انسان واقعتاً اللہ کا بندہ بن کر رہے اور اللہ کی فرمانبرداری کے تقاضوں کو پورا کرے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی افضل ہے۔ جیسے شاعر نے کہا؎

فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ!

محمد رسول اللہ ﷺ کا جو مقام ہے کیا کوئی فرشتہ اس مقام کو پہنچ سکتا ہے؟ یہ تصور اگر انسان اپنے ذہن میں رکھے کہ اللہ نے مجھے اس بلند مرتبے پر پیدا کیا ہے اور میں کس کھکیڑ میں مبتلا ہو چکا ہوں کہ دنیوی مال و دولت کی محبت میں دیوانگی کی حد تک پہنچ چکا ہوں تو شاید انسان کو کوئی شعور حاصل ہو اور وہ سوچے کہ اللہ کی مخلوقات میں جو معراج انسان کو حاصل ہے تو یقیناً اس کی زندگی کا کوئی مقصد بھی لازماً ہوگا۔ سورۃ آل عمران کے آخر میں فرمایا گیا:

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج﴾ ”اے ہمارے ربّ! تونے یہ سب کچھ بے مقصد تو پیدا نہیں کیا ہے۔“

لہٰذا ہماری زندگی کا بھی کوئی مقصد ہونا چاہیے۔لیکن جب انسان اپنے مقصدِ تخلیق کو بھول جاتا ہے تو وہ اپنے مقام اور مرتبے سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔سورۃ التین میں آگے فرمایا:

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾﴾ ”پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔“

جب انسان بدترین ہونے کے اعتبار سے بہیمیت اور درندگی پر اُتر آتا ہے تو پھر یہ حیوانوں کو بھی کہیں پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ظاہر ہے جب انسان اپنا مقصدِ تخلیق بھول جاتا ہے تو پھر گویا وہ اسی سطح پر زندگی گزار رہا ہے جس سطح پر حیوان زندگی گزار رہے ہیں۔سورۃ الاعراف میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز﴾ ”ان کے دل تو ہیں لیکن ان سے غور نہیں کرتے۔“

حقیقی معنوں میں قلب تو وہ ہے جس کے اندر تقویٰ موجود ہو،جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی معرفت موجود ہو۔لیکن وہ دل تو آج محض ایک گوشت پوست کا لوتھڑا بن کر رہ گیا ہے جو انسان کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔یعنی اس کا کام صرف خون پہنچانا رہ گیا۔جیسے جانوروں کا دل ہوتا ہے۔حالانکہ انسان کے دل کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ اس کے اندر اللہ کا تقویٰ پیدا ہوا۔جیسے حضور ﷺ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”تقویٰ یہاں ہے۔“

سورۃ الاعراف کی اسی آیت میں آگے فرمایا:

﴿وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز﴾ ”ان کی آنکھیں ہیں مگر اُن سے دیکھتے نہیں۔“

مراد یہ ہے کہ آنکھیں تو ہیں مگر وہ ان سے صرف وہی کام لے رہے ہیں جو حیوان لیتے ہیں۔جیسے ایک کتا اگر سڑک کے کنارے کھڑا یہ دیکھ رہا ہے کہ گاڑی آ رہی ہے تو وہ کبھی سڑک کراس نہیں کرے گا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ کچلا جاؤں گا۔اسی طرح اگر انسان بھی اپنی آنکھوں سے صرف وہی کام لے جو کوئی حیوان لے رہا ہے تو اس انسانیت کا کیا فائدہ۔حالانکہ دیکھنا یہ چاہیے کہ اس وسیع وعریض کائنات کا کوئی خالق و مالک ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔اس کی بندگی کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ان تقاضوں کی ادائیگی بتلانے اور سکھانے کے لیے ہر دور میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول بھیجتا رہا ہے۔بعض روایات کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسول بھیجے گئے۔لیکن انسان ایسا ہے کہ جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ:

﴿وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾﴾ ”اور ان کی اکثریت اب فاسقوں پر مشتمل ہے۔“(الحدید)

انسانوں کی کثرت رب کی بندگی کے تقاضوں کی ادائیگی سے غافل ہے۔ہمیشہ سے یہ مسئلہ رہا ہے اور اب بھی ہے۔صرف قربِ قیامت کے دور کے بارے میں احادیث میں پیشین گوئیاں ہیں کہ اسلام ہر طرف غالب ہو جائے گا۔چشمِ فلک شاید وہ نظارے بھی دیکھے گی لیکن اس دور میں جس میں ہم رہ رہے ہیں' دور دور تک اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔پھر آگے فرمایا:

﴿وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط﴾ (الاعراف:179)

”اور ان کے کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔“

کسی حیوان کے کان میں آپ اچھی سے اچھی بات بھی کہہ دیں یا بُری سے بُری بات بھی کہہ دیں تو اس کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اسی طرح انسان بھی ان کانوں سے وہی کام لے رہا ہے کہ حق بات اس کے کان تک پہنچی،دل اور دماغ نے گواہی دی کہ بات یہ حق ہے اس کے باوجود اسے قبول نہیں کر رہا۔کچھ مادی منفعتیں،دنیا کی طلب کی وجہ سے وہ حق بات سنی ان سنی کر رہا ہے۔بہر حال یہ تین فیکلٹیز تقریباً ہر انسان میں موجود ہیں۔یعنی سماعت، بصارت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت،مگر اکثریت ان سے کام نہیں لیتی۔ان تینوں کا ذکر کر کے فرمایا گیا:

﴿اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط﴾ ”یہ چوپایوں کی مانند ہیں' بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔“(الاعراف:179)

یہ اللہ کا کلام کہہ رہا ہے آپ اس کو کھرچ کر نکال تو نہیں سکتے اور ایک مقام نہیں بلکہ کئی مقامات پر اس مضمون کو بیان کیا گیا۔سورۃ الجمعہ میں آگے فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ ”وہی تو ہے جس نے اٹھایا اُمیین میں ایک رسول ان ہی میں

---

پریس ریلیز27 دسمبر2019ء

## بھارت مقبوضہ کشمیر میں جبر و استبداد کی نئی تاریخ رقم کر رہا ہے

### حافظ عاکف سعید

تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی ہندو انتہا پسند حکومت نے گزشتہ 5 ماہ سے نہتے کشمیریوں کو محصور کر رکھا ہے۔مظلوم کشمیری اپنی ریاست،اپنے علاقے اور اپنے گھروں میں قیدی کی زندگی گزار رہے ہیں۔معصوم بچوں اور عورتوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے،مسلسل کرفیو کے باعث خوراک اور ادویات تک رسائی حاصل نہ ہونے کے سبب ہر طرف موت کے سائے منڈلا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ انتہا پسند بھارتی حکومت کشمیر میں اپنے مظالم کو دنیا کی نظروں سے محو کرنے کے لیے مسلسل ایل او سی کے اُس پار سے پاکستان پر حملے کر رہا ہے۔جس سے نہ صرف ہمارے فوجی جوان بلکہ عام شہری بھی شہید ہو رہے ہیں۔ایسی صورت حال میں جب کہ ہمیں ایک پیج پر ہونے کی اشد ضرورت ہے ہمارے بعض مقتدر ادارے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف ہیں۔اُنھوں نے کہا کہ اِس وقت ضرورت اِس امر کی ہے کہ قوم متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کرے۔علاوہ ازیں مسلمان ممالک بھی اپنے باہمی اختلافات ختم کر کے صحیح معنوں میں ایک امت بنیں۔ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ نبی آخر الزمان حضور ﷺ نے امت کو ایک جسد سے تشبیہ دی تھی جس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم متاثر ہوتا ہے۔امت مسلمہ کے عمائدین کا فرض ہے کہ وہ دنیا بھر میں ظلم کی چکی میں پستے ہوئے مسلمانوں کے مسائل کے حل کی راہ تلاش کریں۔انہوں نے کہا کہ دنیا کے تمام 60 اسلامی ممالک مل کر اگر صرف معاشی اور تجارتی بائیکاٹ بطور حربہ استعمال کریں تو امریکہ اور بھارت سمیت دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتیں ان کے سامنے ڈھیر ہو جائیں گی۔لیکن اِس کے لیے ایک امت کی صورت اختیار کرنا اور اسلامی نظام کو عملاً اپنانا از حد ضروری ہوگا۔(جاری کردہ:مرکزی شعبہ نشر و اشاعت،تنظیم اسلامی)

سے''۔(الجمعہ:2)

اللہ کی سنت یہی رہی ہے کہ جہاں بھی کوئی نبی یا رسول بھیجا ہے تو اسی علاقے کے لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاف ستھرے، پاک باز انسان جس کی زندگی میں کوئی داغ دھبہ موجود نہ ہو اور جو معاشرے کی کریم ہو اس کا انتخاب کر کے نبوت سے سرفراز فرمایا ہے۔ سوائے حضرت لوط علیہ السلام کے کہ جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حکم پر صدوم اور عامورہ کی بستیوں میں جا کر تبلیغ کا کام کیا۔ ورنہ ہر قوم میں اسی قوم میں سے نبی یا رسول بھیجا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾﴾ ''یقیناً اللہ نے چن لیا آدمؑ کو، نوحؑ کو، آلِ ابراہیمؑ کو اور آلِ عمران کو تمام جہان والوں پر۔'' (آل عمران)

یہ اللہ کا انتخاب ہوتا ہے۔ البتہ حضرت آدم علیہ السلام کا معاملہ اور تھا۔ اس لیے کہ اس وقت تو انسان تھے ہی نہیں، پہلا انسان آدم اور وہی نبی بھی تھے۔ لیکن اس کے بعد ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو منتخب کیا ہے۔ جیسے ہم جو محمد مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں تو اصطفیٰ کے معنی اللہ کے چنیدہ ہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کا ایک دوسرا نام احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ اس کے معنی بھی اس سے ملتے جلتے ہی ہیں۔ جہاں نبی اکرم ﷺ مبعوث کیے گئے وہاں امیین کی قوم آباد تھی۔ اصل میں امی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس نے دینی تعلیم حاصل نہ کی ہو، لیکن ممکن ہے کہ عقل و دانش کے اعتبار سے کئی ڈاکٹرز اور پی ایچ ڈیز سے بلند مرتبہ ہو۔ معاشرے میں اس کی مثالیں موجود رہی ہیں۔ ہمارے ہاں کئی اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دنیوی تعلیم حاصل نہیں کی تھی جو آج کے دور کا معیار بن چکی ہے لیکن اس کے باوجود علم و دانش کے اس قدر بلند مرتبے پر فائز تھے کہ ان کے ہاتھوں پر لاکھوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی طرح قریش میں بھی دنیوی تعلیم اس وقت رائج ہی نہیں تھی اس لیے وہ امیین کہلاتے تھے۔ چنانچہ انہی میں سے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا گیا۔ کس کام کے لیے بھیجا؟ فرمایا:

﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ﴾ ''جو ان کو پڑھ کر سناتا ہے اُس کی آیات اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتا ہے کتاب و حکمت کی۔'' (الجمعہ:2)

یہاں چار اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ یہ ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے کہ اسے ہدایت اور راہنمائی چاہیے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ انسان میں جبلی طور پر نیکی اور بدی کی تمیز اللہ نے ودیعت کر دی ہے۔ ہر انسان کو معلوم ہے اگر کسی برائی کا مرتکب ہوگا تو اندر سے ضمیر اس کو کچوکے لگائے گا کہ تم نے غلط کام کیا، خواہ اس تک قرآن یا کسی نبی اور رسول کی دعوت نہ بھی پہنچی ہو۔ یہ نیکی اور شر کی تمیز بھی انسان کی آزمائش کی کسوٹی بنتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے کافی نہیں سمجھا بلکہ وقتاً فوقتاً پیغمبروں کو انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے بھیجتا رہا۔ کیونکہ دنیا کی اس آزمائش میں کامیابی کے لیے ہدایت اور راہنمائی ہر انسان کی ضرورت ہے۔ پھر پیغمبر جو ہدایت لے کر آتے ہیں اور اس کی دعوت دیتے ہیں تو انسان کا دل گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ یہ حق ہے لیکن اس کے باوجود ماننے کے لیے بہت کم لوگ تیار ہوئے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ لوگوں کا آبائی دین رہا ہے۔ جیسے آج مختلف مسالک پر لوگ جازم ہیں، اپنے اپنے طریقے پر ہیں اور اس پر مناظرہ کرنے کے لیے بھی تیار رہتے ہیں۔ یہی معاملہ ان کا بھی رہا ہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیجتا رہا۔ ان کے پاؤں میں بھی سب سے بڑی بیڑی ان کا آبائی دین بنتا تھا کہ ہمارے آباء واجداد کا دین ہے اس کو ہم کیسے چھوڑ دیں۔ قریش کا بھی یہی معاملہ تھا۔ حالانکہ ان کا آبائی دین کیا تھا: خانہ کعبہ کا اگر طواف کرنا ہوتا تھا تو برہنہ ہو کر کرتے تھے اور اس کو وہ اونچے درجے کی نیکی سمجھتے تھے۔ ان کے آباء واجداد قربانی کے جانور بتوں، دیویوں اور دیوتاؤں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور پھر ان کے خون سے کعبہ کی دیواروں کو لتھیڑتے تھے۔ یہ کس قدر کراہت والی بات تھی لیکن وہ اسے دین سمجھتے تھے۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے ان تمام تصورات کو جاہلانہ قرار دے دیا۔ پھر کیا تھا۔ جیسے آپ نے پُرسکون جھیل کے اندر پتھر مار دیا ہو اور اب ارتعاش پیدا ہو گیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو پورے کا پورا معاشرہ ہل کر رہ گیا کہ یہ کوئی نئی بات آ گئی ہے۔ چنانچہ قریش نے بھی آپ ﷺ کی دعوت کو اپنے آبائی دین کی وجہ سے ٹھکرایا۔ حالانکہ حضور ﷺ نے اسی معاشرے سے الصادق اور الامین کا لقب حاصل کیا تھا۔ ابوجہل بھی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہی کہتا تھا کہ ان سے بڑا راست گو اور امانت دار انسان کوئی نہیں ہے۔ اصل فضیلت تو یہ ہے کہ دشمن گواہی دے۔ لیکن آپ ﷺ نے جیسے ہی توحید کی بات کی تو وہ جان کے دشمن بن گئے۔ اس کی پہلی وجہ قریش کا آبائی دین تھا اور دوسری یہ تھی کہ آپ ﷺ کی دعوت توحید پر مبنی تھی۔ جبکہ مشرکین نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے اور اس پورے باطل نظام کے ساتھ مشرکین کے مفادات وابستہ تھے۔ لہٰذا ان کی تذکیر کوئی آسان کام نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے یہ کام قرآن کے ذریعے کیا۔ آپ ﷺ ان کو قرآن کی آیات پڑھ کر سناتے تھے۔ ظاہر ہے انہیں ترجمے کی ضرورت تو نہیں تھی، گویا کہ بات اگر دل سے نکلی ہے تو دل میں پیوست ہو گئی لیکن کتنے فیصد لوگ تھے جنہوں نے اس دعوت کو قبول کیا حالانکہ یہی لوگ آپ ﷺ کو الصادق والامین بھی قرار دے چکے تھے۔ مکہ کی بستی میں اس وقت ہزاروں لوگ تھے لیکن آپ ﷺ کی دس برس کی محنت کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک سو بیس یا تیس لوگ ایمان لائے۔ آپ ﷺ دن بھر دعوت و تبلیغ کرتے تھے اور رات کو اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر ان لوگوں کے لیے ہدایت کی دعائیں کرتے تھے۔ بہرحال آپ ﷺ نے ان لوگوں کی تذکیر کے لیے جو انداز اختیار کیا وہ یہاں بیان ہوا کہ:

''جو ان کو پڑھ کر سناتا ہے اُس کی آیات اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتا ہے کتاب و حکمت کی۔'' (الجمعہ:2)

آگے فرمایا:

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾﴾ ''اور یقیناً اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الجمعہ)

شرک سے بڑی گمراہی تو کوئی نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾﴾ ''یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' (لقمان:13)

بڑی سے بڑی برائی بھی شرک کے سامنے بہت چھوٹی ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا، مشکل کشا اور اپنی ضرورتوں کا پورا کرنے والا سمجھنا شرک ہے اور یہ ایسا گناہ ہے جسے اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا جب تک کہ بندہ اس سے توبہ نہ کر لے۔

## دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے کارکن محترم پرویز اقبال غوری وفات پا گئے

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

## خطاب بہ جاوید

32

### سخنے بہ نژادِ نو

نئی نسل سے کچھ باتیں

105 در مسلماناں مجو آں ذوق و شوق | آں یقین، آں رنگ و بو، آں ذوق وشوق!

آج کے آسودہ حال مسلمان بھی دردِ دل اور چشمِ نم کا ذوق و شوق نہیں رکھتے اس کی تلاش بے سود ہے (پہلے والا) ایمان و یقین، رنگ و بو (حق کی اطاعت و وفاداری) اور حق کے لیے مرنے اور جینے کا شوق نہیں رہا

106 عالماں از علمِ قرآں بے نیاز | صوفیاں درندہ گرگ و مو دراز!

(یہ چیز قرآن میں پوشیدہ ہے اور) آج کے عوام کیا علماء بھی (حقیقی) علم قرآن سے بے نیاز ہیں اور (اکثر) صوفیاء نے زلفیں بڑھا لیں ہیں مگر درندے بھیڑیے بنے ہوئے ہیں

107 گرچہ اندر خانقاہاں ہائے و ہوست | کو جوانمردے کہ صہبا در کدوست!

آج صوفیاء کے آستانوں میں (اور گدی نشینوں کے ہاں) ہائے و ہو (عرسوں اور قوالیوں) کی دھوم ہے مگر ایسے سرمست اور (قرآن و جہاد کے داعی) جواں مرد نہیں ملتے کہ جس کے تن بدن (خاکی وجود) میں (روحانی کمالات کی) شراب کی مستی ہو

105۔ اے مسلمان نوجوان! دین پر استقامت سے چلتے رہنے کے لیے ایمان کے ساتھ عملِ صالح پر دوام اور مقاومت درکار ہے اس کے نتیجے میں انسان کو حقیقی سکون حاصل ہوتا ہے، غم اور خوف سے نجات کا پروانہ ملتا ہے۔ آج اُمراء کیا عوام کیا ہر کوئی پریشان ہے۔ یہ کیفیت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ اسی لیے عصرِ حاضر کے مسلمانوں میں قرونِ اولیٰ جیسا ذوق وشوق نہیں رہا۔ دردِ دل اور چشمِ نم مقصود ہے ہر شخص اس دنیاوی زندگی میں آسائشوں کے حصول میں مگن ہے۔ اسی کے لیے زندہ ہے، اسی کے لیے صبح کرتا ہے، شام کرتا ہے، کماتا ہے اور خرچ کرتا ہے۔ آخرت، اللہ کی رضا جوئی، سیّدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کی اطاعت ومحبت ثانوی درجے کی چیزیں بن کر ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمارے ذہن اور تصورات میں دورِ غلامی سے پہلے تک ایک اچھے مسلمان کا جو نقشہ ثبت تھا اب وہ ایمان و یقین، وہ رنگ و بو (حق کی اطاعت و وفاداری) اور حق کے لیے مرنے اور جینے کا شوق وجذبہ نہیں رہا۔ ❶

106۔ اے پسر! یہ ذوق وشوق اور رنگ و بو تو قرآن مجید پڑھنے سے تازہ رہ سکتی تھی مگر ہم مسلمانوں نے قرآن پڑھنا چھوڑ دیا ہے نتیجتاً آج کے مسلمان قرآن مجید کے حقیقی علم (و رہنمائی) سے بے نیاز ہیں ❷ اگر صرف عوام ہی قرآن سے بے نیاز اور لاتعلق ہوتے تو 'العلماء ورثة الانبياء' بتانے والے موجود ہوتے مگر ستم بالائے ستم یہی ہے کہ 'علماء اسلام' خود بھی قرآن مجید کو سمجھ کر عصرِ حاضر کے مسلمان کو سمجھانے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ علوم انبیاء کے وارث علماء و صوفیاء ہیں جب کہ آج عالم اسلام میں ان دونوں طبقات (کی اکثریت) مطالعہ قرآن، قرآن فہمی، عمل بالقرآن اور تبلیغ القرآن جیسے اہم فرائض دینیہ سے نابلد ہیں اور قرآن سے روشناس کرائے جانے کے مستحق ہیں۔ بقول اقبال ؎

صاحب قرآن و بے ذوق طلب
العجب! ثم العجب! ثم العجب!

خانقاہیں جو کبھی روحانی طور پر بہت بلند مسلمانوں کا مسکن ہوتی تھیں آج شرابِ اَلست کی مستی سے تہی دامن ہیں بلکہ کمرشل سنٹر ہیں۔

107۔ آج کی اکثر خانقاہیں گو تعمیرات کی پاکی اور رعنائی میں عجوبۂ روزگار ہیں جہاں بظاہر حال، قوالی، دھمال، ذکر الٰہی، عارفانہ کلام کی بڑی گھن گرج ہے مگر وہ تعمیر سیرت و کردار کے ٹھیٹھ بنیادی اسلامی اصولوں سے ناآشنا ہیں۔ اصلاح کے طلب گار طالبین کے لیے خانقاہوں کے کارپردازان 'اصلاح کار' بہت مصروفِ عمل ہیں مگر بالعموم یہ 'نگاہِ مردِ مومن' تقدیروں کے بدلنے کے لیے نہیں بلکہ صرف مریدین صادقین کی جیبوں تک پہنچ پاتی ہیں۔ اسلام کی کشتی کو کنارے لگانے اور مغربی لادین اور لبرل افکار کی دلدل سے نکال کر ایمان ویقین و عرفان کے ساحل مراد تک پہنچانے کی سعی و جہد سے ناآشنا ہیں۔ مغربی صہیونی استعمار کی لادین حکومت کے زیرِ سایہ مطمئن ہیں اور روحانی بلندیوں کے سفر کے اعلیٰ مدارج طے پا رہے ہیں۔ ؎

باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو
کتنا حسیں فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

❶ ع مسلماں در گور و مسلمانی در کتاب

❷ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، وَلَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ)) (الحديث)
''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کا صرف نقش''۔

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی
عزیز تر ہے متاعِ امیر و سلطاں سے
وہ شعر جس میں ہو بجلی کا سوز و برّاقی
(علامہ اقبال)

**مجموعی طور پر پرویز مشرف نے اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے جس کی اُس کو سزا ملنی چاہیے تھی مگر محض آئین شکنی کے جرم میں سنائے گئے فیصلہ کو بھی متنازع بنا کر مشرف کے لیے ہمدردیاں پیدا کر دی گئیں :ایوب بیگ مرزا**

**قرآن وحدیث آئین پاکستان سے بالاتر ہے۔ کیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشرف کے اقدامات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی نہیں تھے؟: آصف حمید**

میزبان: آصف حمید

# پرویز مشرف کو سزائے موت کے موضوع پر

## حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

مرتب: محمد رفیق چودھری

**آصف حمید:** جنرل (ر) پرویز مشرف کے خلاف سپریم کورٹ نے سزائے موت کا فیصلہ سنایا ہے اور اداروں میں تصادم کی کیفیت نظر آ رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لیے قرآن وحدیث آئین پاکستان سے بالاتر ہے۔ کیا عدالت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مشرف کے جرائم پر ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ ایمرجنسی تو ایک ثانوی سا معاملہ لگتا ہے۔ مشرف نے ایسے کام کیے ہیں جن سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوا، دینی معاملات کا مذاق اڑایا گیا، بے حیائی پھیلی لیکن ان جرائم پر کوئی بات ہی نہیں کر رہا۔ ہماری قوم میں دینی غیرت کہیں نظر نہیں آتی۔ یعنی اگر کوئی آئین توڑے تو اس کو سزا ملتی ہے لیکن دینی شعائر کا مذاق اڑائے تو اس حوالے سے اس کی کوئی پکڑ نہیں ہوتی۔ کیا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشرف کے اقدام کسی جرم سے کم ہیں اور یہ اقدامات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی نہیں تھے؟

**ایوب بیگ مرزا:** عدالت نے جنرل پرویز مشرف کو جو سزا دی ہے وہ انہیں 2007ء میں ایمرجنسی کے نفاذ پر دی ہے۔ اس پر دونوں طرف سے واویلا ہو رہا ہے یعنی ان کے حق میں بھی اور ان کے خلاف بھی لیکن کوئی اس طرف دھیان نہیں دے رہا ہے کہ ان کے وہ کون سے اعمال تھے جن کی وجہ سے اسلام کو بحیثیت دین نقصان پہنچا، غیر اسلامی، غیر شرعی حرکات سامنے آئیں۔ بالخصوص مسلمانوں کو ایک امت کی حیثیت سے بہت نقصان پہنچا۔ مشرف کا سب سے پہلا جرم افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھی بننا تھا۔ نائن الیون کے بعد امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ چونکہ افغانستان ہمارا ہمسایہ ملک تھا اور پھر وہاں ملا عمر رحمہ اللہ ایک اسلامی حکومت قائم کر چکے تھے یا قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے لہٰذا ہمیں افغانستان کی مدد کرنی چاہیے تھی۔ لیکن ہم نے امریکہ کی مدد کی جس نے اس برادر اسلامی ملک کو بری طرح تباہ وبرباد کیا۔ امریکہ تو دشمن تھا لیکن اصل دکھ کی بات یہ ہے کہ پاکستان نے مشرف کی سربراہی میں افغانستان کی اس بربادی میں بھرپور ساتھ دیا اور ایک جھوٹ کی بنیاد پر ساتھ دیا۔ یعنی پاکستان نے طاغوتی قوتوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ پاکستان نے اپنے فوجی اڈے امریکہ کے سپرد کر دیے جن سے تقریباً ستاون ہزار حملے افغانستان کی سرزمین پر کیے گئے اور پورے ملک کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔ بے شمار لوگ شہید ہوئے۔ پھر جب امریکہ افغانستان میں آ گیا اور ملا عمر کی فوج نے جنگی حکمتِ عملی کے تحت پسپائی اختیار کر کے مختلف علاقوں میں پناہ حاصل کر لی اور اس کے بعد جب انہوں نے گوریلا جنگ شروع کی جس سے امریکہ کو کچھ جانی اور مالی نقصانات پہنچے تو اس نے سارا الزام پاکستان اور یہاں کے قبائلی علاقوں پر لگا دیا کہ یہاں سے دراندازی کر کے یہ کارروائیاں کی جاتی ہیں جس کی بنیاد پر مشرف نے پھر قبائلیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے اور بہت سے قبائلیوں کو شہید کیا۔ پھر امریکہ نے جس کی طرف بھی اشارہ کیا تو مشرف نے اسے اٹھا کر اس کے حوالے کر دیا۔ یہاں تک کہ ہماری بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی، جو ایک ذہین وفطین خاتون تھی، اس کو بھی امریکہ کے حوالے کر دیا گیا اور اس پر اتنا بھونڈا الزام لگایا کہ اس نے افغانستان میں FBI کے ایجنٹوں سے ان کی بندوق چھین کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ جس وقت اس کو اٹھایا گیا وہ کراچی میں تھی۔ یعنی مشرف نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے اور پھر اپنی کتاب میں فخریہ اپنے جرائم کا اعتراف بھی کیا کہ اس نے پانچ پانچ سو ڈالر میں مسلمانوں کو امریکہ کے ہاتھ بیچا۔ اسی طرح وہ جھوٹے بہانے تراش کر پاکستان کی سالمیت اور استحکام پر بری طرح اثر انداز ہوا۔ پھر جب امریکہ نے ڈامہ ڈولہ کے علاقے میں فضائی حملہ کر کے سو کے قریب مدرسے کے معصوم بچوں کو شہید کیا تو مشرف نے پھر جھوٹ بول کر اس کا الزام بھی پاکستان کے سر لے لیا کہ یہ حملہ ہم نے کیا ہے۔ یعنی عذر گناہ بدتر از گناہ۔ اس کے بعد تو ڈرون حملوں کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جو مشرف حکومت کی مرضی سے ہوتے رہے۔ جس پر قبائلیوں کی پاکستان سے ناراضگی پیدا ہو گئی۔ پھر جب مشرف نے دیکھا کہ افغانستان میں امریکہ کی حالت خراب ہو رہی ہے اور طالبان اس پر بڑے کامیاب حملے کر رہے ہیں تو اس نے اپنے قبائلی علاقوں کو مکمل طور پر سی آئی اے کے حوالے کر دیا اور میری اطلاع کے مطابق وہاں آئی ایس آئی کے جانے پر بھی پابندی لگا دی۔ جس کے نتیجے میں پاکستان کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ گئی اور قبائلی بھی بدظن ہو گئے۔ حالانکہ قبائلی محبِ وطن تھے۔ انہوں نے ہی ہمیں آزاد کشمیر لے کر دیا تھا۔ پھر جب تک ملا عمر کی حکومت تھی اس وقت پاکستان کو اپنی شمال مغربی سرحد پر فوج رکھنی ہی نہیں پڑتی تھی۔ ہماری ساری فوج مشرقی بارڈر پر بھارت کے مدمقابل تیار رہتی تھی۔ جبکہ مغربی بارڈر پر ہمارے قبائلی بھائی ہماری

سرحدوں کی حفاظت کرتے تھے۔ لیکن مشرف کے مظالم کی وجہ سے وہ پاکستان سے بدظن ہوگئے۔ یہ ظلم اس حد تک ہوا کہ ایک آدمی کی فیملی کے اگر دس افراد تھے تو ان میں سے نو مارے گئے۔ اب ظاہر ہے دسواں تو بدظن ہی ہوگا کہ یہ کیسی ریاست ہے جو ہمیں تحفظ نہیں دے سکتی۔ پھر لال مسجد میں آپریشن کیا اور وہاں بے شمار طلبہ اور طالبات کو شہید کیا۔ یہ سب کچھ مشرف نے یہ جھوٹ گھڑ کر اور تاویل پیش کر کے کیا کہ امریکہ بہت بڑی طاقت ہے، اس کے سامنے ہم کھڑے نہیں ہوسکتے اگر ہم نے اس کا ساتھ نہ دیا تو وہ ہمیں روند ڈالے گا۔

**آصف حمید:** کیا اس کی اس بات میں وزن تھا؟

**ایوب بیگ مرزا:** دیکھئے! امریکہ کے لیے ایٹمی پاکستان پر حملہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا لہٰذا اس کو بالآخر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑتا اور اس سے پاکستان کو نقصان پہنچتا لیکن کم سے کم ہماری حمیت اور غیرت تو قائم رہتی۔ اس کا ساتھ دینے سے بھی تو ہمارے ستر ہزار لوگ شہید ہوئے وہ کوئی کم نقصان نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مشرف اپنے تئیں پاکستان کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا طریقہ کار اس نے یہ اختیار کیا۔ دوسری طرف وہ امریکہ اور مغربی آقاؤں کو خوش کرنا چاہتا تھا کہ پاکستان میں میں واحد آدمی ہوں جو ان دہشت گردوں سے نمٹ سکتا ہوں۔ یعنی اسے اپنے اقتدار کی ہوس تھی جس کے لیے اس نے ایسے اقدامات کیے۔ امریکہ اس کو دھکیلتا رہا اور وہ امریکہ کو خوش کرنے میں لگا رہا تاکہ میری کرسی مضبوط ہو جائے۔ اور امریکہ کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کی کہ جب تک میں ہوں میں آپ کے مفادات کا تحفظ کروں گا اور آپ اپنے مفادات کا تحفظ چاہتے ہیں تو پھر میری کرسی کو مضبوط کریں۔

**آصف حمید:** قبائلی علاقوں میں سی آئی اے کے علاوہ بلیک واٹر کو بھی گھسایا گیا جس کی وجہ سے یہاں تحریک طالبان پاکستان اور مختلف گروپ وجود میں آئے اور انہوں نے پاکستان میں فسادات کروائے۔ سانحہ لال مسجد کے بعد یہاں تو خون کی ہولی کھیلی گئی بالخصوص سوات تو ان لوگوں کا اڈا بن چکا تھا۔ بہرحال امریکہ کے ایجنڈے کو آگے لے کر جانا، پھر اس کی جنگ کو اپنی جنگ کہنا اور اس جنگ کو اپنے ملک میں لے کر آنا جس کے نتیجے میں انتشار کا ایک دور پاکستان پر گزرا، پھر اوپن سکائی پالیسی اختیار کرنا جس کے بعد امریکہ نے ہماری قوم کے ذہنوں میں اپنا بیانیہ ڈالنے کے لیے چینلز کو فنڈنگ کی' حالانکہ یہ وہ کام ہے جس کے نقصانات کا ابھی تک ہمیں مکمل اندازہ نہیں ہے۔ اس نے معاشرتی سطح پر اتنی تباہی مچائی ہے کہ اس کو کنٹرول کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ وہ کام ہیں جو مشرف کے ذریعے امریکہ نے کیے۔ یعنی پاکستان کو عسکری اور نظریاتی دونوں سطحوں پر کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔

**ایوب بیگ مرزا:** اس نے روشن خیالی کے مغربی فلسفہ کو یہاں پروان چڑھایا۔ کیونکہ وہ مذہب سے لاتعلق شخص تھا اور سیکولر، لبرل خیالات رکھتا ہے۔

**آصف حمید:** پرویز مشرف نے آئین شکنی کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا آرٹیکل 6 کے تحت سزائے موت ہی ہے۔ پھر اس فیصلے کو متنازع کیوں بنایا جا رہا ہے؟

> قبائلی علاقوں میں سی آئی اے کے علاوہ بلیک واٹر کو بھی گھسایا گیا جس کی وجہ سے یہاں تحریک طالبان پاکستان اور مختلف گروپ وجود میں آئے اور انہوں نے پاکستان میں فسادات کروائے۔

**ایوب بیگ مرزا:** اس پر آئین شکنی کا الزام لگایا گیا ہے اور ثابت ہونے پر اس کو سزائے موت دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس فیصلے میں قانونی طور پر بہت سے سقم ہیں۔ جب مشرف نے 12 اکتوبر 1999ء کو آئین توڑا اور نواز شریف کی منتخب حکومت کا تختہ الٹا تو اصل آئین شکنی وہ تھی جس پر مقدمہ بنانا چاہیے تھا لیکن اس پر مقدمہ قائم نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہماری عدلیہ جو اب نظریہ ضرورت پر اپنے آپ کو خوب مستحکم کر رہی ہے، اس کے تحت طاقت کے مطابق فیصلے دیے جاتے رہے ہیں۔ لہٰذا ججز حضرات نے نہ صرف مشرف کے اس مارشل لاء کو قانونی سہولت بہم پہنچائی بلکہ مشرف کو یہ کھلی اجازت دے دی کہ وہ تن تنہا تین سال کے لیے آئین میں جو چاہے ترمیم کر سکتا ہے۔ یہ ہماری وہ عدلیہ تھی جس نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا تھا۔ پھر 2003ء کی قومی اسمبلی نے بھی اس کو جائز قرار دے دیا۔ یعنی اس کو قانونی اور عوامی تحفظ دے دیا۔ اس لیے مشرف کی پہلی آئین شکنی پر مقدمہ نہیں بنایا جا سکا۔ دوسری مرتبہ مشرف آئین شکنی کا مرتکب اس وقت ہوا جب 3 نومبر 2007ء کو جسٹس افتخار محمد چودھری کی قیادت میں عدلیہ نے ''جوڈیشل کو'' کیا تو مشرف نے اپنی کرسی بچانے کے لیے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی اور آئین کا کچھ حصہ معطل کر دیا۔ اس کے بعد کچھ ججز فارغ کر دیے گئے اور کچھ نے پی سی او کے تحت حلف اٹھا لیا۔ مشرف کی اس دوسری آئینی شکنی پر 2013ء میں نواز شریف کی حکومت میں مقدمہ درج ہوا۔ جبکہ اس سے پہلے 2010ء میں پیپلز پارٹی اور نون لیگ نے مل کر آئین میں اٹھارویں ترمیم کے ذریعے یہ شق داخل کی کہ اگر کوئی ایمرجنسی لگائے گا اور آئین کے کچھ حصے کو معطل کرے گا تو وہ بھی آئین شکنی کہلائے گی۔ اس سے قبل خالصتاً ایمرجنسی نافذ کرنے پر آئین شکنی کا چارج نہیں لگ سکتا تھا۔ لیکن ایمرجنسی 2007ء میں لگی تھی جبکہ قانون انہوں نے 2010ء میں بنایا۔ اس لحاظ سے یہ فیصلہ غلط لگتا ہے جیسے کوئی انتقام لیا گیا ہے کہ مجرم کو اس جرم کی سزا دی گئی جس کی سزا کا اس وقت قانون ہی موجود نہیں تھا۔ یعنی جرم پہلے ہوا اور قانون بعد میں بنا۔

**سوال:** کیا اس ترمیم نے مارشل لاء کے دروازے بند کیے؟

**ایوب بیگ مرزا:** مارشل لاء کے دروازے تو کافی حد تک بند ہوگئے ہیں لیکن جب کوئی طاقتور آتا ہے تو اس کے آگے قانون کا کھڑا ہونا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن ظاہری طور پر مارشل لاء کے راستے بند ہوئے ہیں۔ اس وقت ہم شریعت اور اسلام کی بجائے خالصتاً آئین اور قانون کے تناظر میں بات کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آج اگر چور کی سزا ہاتھ کاٹنا طے ہو جائے تو کیا دس سال پہلے جس شخص نے چوری کی تھی، کیا اُس کے بھی نئے قانون کے تحت ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ یہ خصوصی عدالت آئین اور قانون کے تحت قائم کی گئی۔ لہٰذا ہمیں تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے آئین اور قانون کے تناظر میں بات کرنا ہوگی۔ پاکستان میں پارلیمانی طرزِ حکومت ہے۔ لہٰذا وزیراعظم، چیف ایگزیکٹو اور صدر ریاست کا آئینی سربراہ ہے۔ فیصلے کابینہ وزیراعظم کی سربراہی میں کرتی ہے۔ وزیراعظم کابینہ کے فیصلوں کے مطابق صدر کو مشورہ دیتا ہے اور صدر وزیراعظم کے مشورے کا پابند ہوتا ہے۔ گویا تمام فیصلوں کا بوجھ وزیراعظم اور اُس کی کابینہ پر ہوتا ہے۔ یہ مقدمہ اور اس پر سنائی گئی سزا اِن سب کے لیے ہونی چاہیے تھی۔ ایک شخص کو فوکس کر لینا اور باقی سب کو عام معافی دینا یا اُنہیں مقدمہ سے باہر رکھنا، ہمارے قانون کے تحت غلط ہے۔ یعنی اگر یہ جرم آئین شکنی کا ہے تو اس جرم کے شوکت عزیز، اس کی کابینہ، پی سی او والے ججز سب برابر کے شریک ہیں۔ پھر آپ ایک شخص کو کیوں سزا دیتے ہیں؟ معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ کسی خاص ذہن

کے تحت دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ جتنا کمزور ہے اس لحاظ سے اس کا نفاذ مشکل ہے۔ اس وقت یہاں مختلف ادارے آپس میں لڑ رہے ہیں جیسے قبائلیوں میں ہوتا ہے کہ دو قبیلے جب آپس میں لڑتے ہیں تو وہ نہیں دیکھتے کہ حق کیا ہے، سچ کیا ہے؟ بلکہ صرف اپنے اپنے قبیلے کی برتری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے وکلاء اور ڈاکٹروں کی لڑائی کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ وکلاء نے دل کے ہسپتال میں غنڈہ گردی کی لیکن بعض سینئر وکلاء ان کے اس اقدام کی تائید کر رہے ہیں۔ یعنی اپنے اپنے پروفیشن کے لوگوں کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اگر میرا بھائی بھی غلط بات یا غلط کام کر رہا ہے کسی ایسے بندے کے خلاف جو میرا دشمن ہے تو عدل کا تقاضا ہے کہ میں اپنے بھائی کو غلط کہوں۔

**آصف حمید:** اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا فرمان حرف آخر ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لیے ہلاک کیا کرتا تھا کہ جب ان کا کوئی شریف یا باعزت چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے لیکن جب کوئی کمزور چوری کرتا تھا تو اس کو سزا دی جاتی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہؓ چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ یہ ہے عدل کا معیار۔ یعنی ہمارے دونوں اداروں کو یہ کرنا چاہیے کہ جس کی بات سچ ہے اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اپنے شعبے یا برادری کی حمایت میں حقائق کو بالکل مسخ کر کے رکھ دیا جائے۔

**ایوب بیگ مرزا:** پہلے اس مقدمے کا مختصر فیصلہ آیا جس میں یہ بتایا گیا کہ پرویز مشرف پر غداری ثابت ہوتی ہے لہٰذا اس کو سزائے موت دی جائے گی۔ اس میں غدار کا لفظ آیا جس پر فوج کو بڑا اعتراض ہوا اور فوج نے پریس ریلیز کے ذریعے ترکی بہ ترکی جواب دیا جو اسے نہیں دینا چاہیے تھا۔ بلکہ اس کا جواب ایسے تحمل سے دینا چاہیے تھا جو پبلک کا جواب نہ ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ہم نے اپنے گندے کپڑے سر بازار دھونا شروع کر دیے۔ پھر تفصیلی فیصلہ میں یہ کہا گیا کہ مشرف کی سزا پانچ دفعہ سزائے موت ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ اگر وہ سزائے موت سے پہلے مرجائے تو اس کی لاش کو گھسیٹ کر ڈی چوک میں لایا جائے جہاں اس کی لاش کو سولی پہ لٹکایا جائے اور وہ تین دن تک لٹکتی رہے۔

**سوال:** کیا جج نے اس سے پہلے کسی مجرم کو اس طرح کی سزا دی ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** اس کیس کا عجیب معاملہ یہ بھی ہے کہ یہ مقدمہ سارا کا سارا ملزم کی غیر موجودگی میں چلا ہے اور اس کے بعد فیصلہ بھی اس کی غیر موجودگی میں ہوا ہے۔ ہماری عدلیہ کی تاریخ میں آج تک یہ نہیں ہوا کہ کوئی مقدمہ مسلسل ملزم کی غیر حاضری میں چلے اور پھر فیصلہ بھی اس کی غیر حاضری میں ہو۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملزم کو حاضر کرے، اگر وہ ملزم کو حاضر نہیں کر پاتی تو ریاست کمزور ہے۔ مثال کے طور پر شہباز شریف کے بیٹے اور داماد بھی تو فرار ہوئے ہیں اور اسحاق ڈار بھی تو فرار ہیں لیکن کسی کے خلاف مقدمہ نہیں چل رہا تو اس کے خلاف کیوں چلایا گیا؟ میں تو کہتا ہوں کہ اس فیصلے نے ظالم کو مظلوم بنا دیا ہے۔ یعنی مشرف بدنام تھا، لوگ اس کو برا بھلا کہہ رہے تھے لیکن اس فیصلے کی وجہ سے لوگوں کی ہمدردی کسی حد تک اس کے ساتھ ہو گئی ہے۔ حالانکہ اس شخص کے ساتھ ہمدردی نہیں پیدا ہونی چاہیے تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جب آپ صحیح کام کو بھی غلط طریقے سے کرتے ہیں تو اس کے نتائج غلط نکلتے ہیں۔

**سوال:** ڈی جی آئی ایس پی آر کا دوسرا بیان کیسا تھا؟

**ایوب بیگ مرزا:** ڈی جی آئی ایس پی آر کا دوسرا بیان بہت اچھا تھا اور بہت میچور تھا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ ہم نے دشمن کی کوششیں ناکام بنا دی ہیں۔ ہم پاکستان میں اداروں کو لڑانا نہیں چاہتے بلکہ ہم تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کریں گے۔ البتہ انہوں نے اشاروں میں بعض باتیں کیں۔ انہوں نے ہائبرڈ وارفیئر کا حوالہ دیا کہ ہم اس وقت اندرونی اور بیرونی سازشوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ پھر انہوں نے بھارت کی سرحدوں پر موومنٹ کا بھی حوالہ دیا کہ آج کل کشمیر کے بارڈر پر بھارتی افواج کی بڑی موومنٹ دکھائی دے رہی ہے اور باڑ بھی کاٹی جا رہی ہے، خدا جانے ان کے کیا عزائم ہیں۔ بہرحال ہمارے اداروں کا اس طرح آمنے سامنے آ جانا بڑی تکلیف دہ بات ہے۔ اداروں کو اپنے اپنے ادارے کے لیے نہیں بلکہ ملک کے لیے سوچنا چاہیے اور باہمی اخوت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ یہ اصل میں ہماری نظریاتی آوارہ گردی و دربدری کا نتیجہ ہے۔ ہم کبھی سیکولرازم کے پروموٹرز بن جاتے ہیں، کبھی ہماری ترجیحات سوشلزم بن جاتی ہیں، سیاست میں کبھی پارلیمانی اور کبھی صدارتی طرز حکومت اپنا لیتے ہیں لیکن اس بات کی طرف نہیں آتے جس کے لیے یہ ملک قائم کیا گیا تھا۔

**آصف حمید:** ان پورے حالات کا اگر تجزیہ کیا جائے اور اس میں سے خیر کو ڈھونڈیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ آئندہ مارشل لاء والوں کو حکومت کا تختہ الٹنے میں آسانی نہیں ہوگی اور ان کے خوف میں اضافہ ہوا ہے۔

**ایوب بیگ مرزا:** یقینی طور پر مارشل لاء کے راستے میں اب بہت ساری رکاوٹیں کھڑی ہوگئی ہیں۔ بندوق والے کے لیے مارشل لاء لگانا تو آسان ہوسکتا ہے لیکن اب ثابت یہ ہوا ہے کہ وہ بندوق والا واپس کیسے جائے گا۔ ہر کمال کو زوال آتا ہے اور جب اس کو زوال آئے گا تو پھر کیا ہوگا۔

**آصف حمید:** میری شعوری عمر میں دو مارشل لاء لگے۔ ایک ضیاء الحق کا مارشل لاء تھا اور دوسرا مشرف کا تھا۔ ضیاء کے دور میں نظریاتی طور پر ہمیں نقصان نہیں ہوا تھا بلکہ ہم نظریاتی لحاظ سے کافی بہتر ہوئے تھے۔ لیکن مشرف کے دور میں ہم نظریاتی لحاظ سے بہت پیچھے چلے گئے تھے اور ہمارے نظریات کی جڑوں پر حملہ ہوا ہے۔

**ایوب بیگ مرزا:** جب ضیاء الحق کا مارشل لاء آیا تھا تو اس وقت امریکہ کو اس خطے میں اسلامی نظریات والے لوگوں کی ضرورت تھی۔ یعنی اسلام اور جہاد چاہیے تھا اور جب مشرف کا مارشل لاء آیا ہے تو اس وقت امریکہ کو سیکولر اور ملحد لوگ چاہیے تھے۔

**سوال:** اس کا مطلب یہ ہوا کہ 1999ء کے ''فوجی کو'' کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ تھا؟

**ایوب بیگ مرزا:** بالکل! ان کے پیش نظر دو باتیں تھیں۔ ایک وہ سمجھتے تھے کہ ایسا شخص پاکستان میں حکمران ہو جسے اسلام سے کوئی جذباتی لگاؤ نہ ہو۔ دوسرا وہ چاہتے تھے کہ پاکستان میں فرد واحد کی حکومت ہو۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر وزیراعظم بھی رہے گا تو آرمی چیف اور وزیراعظم دونوں کو اپنے مقاصد کے لیے راضی کرنا پڑے گا اور ہوسکتا ہے ان کے آپس میں مفادات ٹکرا جائیں تو امریکہ کے مفادات کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اگر ایک بندہ ہوگا تو اس کو ہم جس طرح چاہیں گے چلا سکیں گے اور مشرف ان کی سوچ کے مطابق چلا۔ لیکن اگر دو ہوتے تو پھر کھینچا تانی ایسی ہوتی کہ امریکہ کے مفادات کو نقصان پہنچتا۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

# تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

بھونچکے عوام، بھونچکا پاکستان۔ یوٹرن کے ہاتھوں مسلسل دائروں کا سفر۔ دھوم دھڑکے کی یو این میں تقریر ہوئی۔ خوب ڈھول پیٹے گئے، بغلیں بجائی گئیں۔ بہادری، حق گوئی کے ڈنکے بجے۔ مگر بہت جلد سبھی کچھ ہمیشہ کی طرح جھاگ بن کر بیٹھ گیا۔ ملائیشیا اور ترکی کے ساتھ مل کر کچھ نیا کرنے چلے تھے۔ وعدے بھی، دعوے بھی، امیدیں بھی۔ جب سٹیج سج گیا تو ہم سو گئے داستاں کہتے کہتے۔ لائن حاضر ہونا پڑا۔ خود جاتے جاتے وزیر خارجہ کا اعلان فرما دیا کانفرنس میں ملائیشیا جانے کا۔ مگر ان کا بستر بھی باندھنے سے پہلے ہی کھولنا پڑ گیا، کیونکہ این او سی ان کا بھی جاری نہ ہو سکا۔ اب باوجودیکہ پاکستان کی کشمیر پر تنہائی کا مداوا بھری دنیا میں ڈٹ کر ترکی اور ملائیشیا نے کیا تھا، بھارت کی ناراضی اور معاشی نقصان مہاتیر محمد نے انگیز کر کے جرأت مندانہ موقف اختیار کیا، لیکن ہم احسان شناسی کا حق ادا کرنے کے لیے آزاد نہ تھے۔ کشمیر پر مشرق وسطیٰ میں افسوسناک سناٹا چھایا تھا، بلکہ مودی کی پذیرائی ہوتی رہی۔ ہماری اشک شوئی کو دو بول ہمدردی کے تو میسر نہ آئے، البتہ مودی کو ایوارڈ دینے والے ہاتھ نے وہی لال قالین ہمارے وزیراعظم کے لیے بچھا کر بحرینی اعلیٰ ایوارڈ سے انہیں بھی نواز دیا۔ جو ایوارڈ دیتے ہیں، بینک میں پیسہ ڈالتے ہیں، پھر وہی ہمارے دوروں پر قدغن لگانے کا حق رکھتے ہیں۔ آئندہ اتنے یوٹرنوں کی گھسن گھیریوں کی شرمساری سے بچنے کا فارمولا یہ ہے کہ تقاریر، عزائم، وعدے اور دورے سعودی عرب، یو اے ای (امریکی اتحادی) اور ایمپائروں سے چیک پاس کروا لیا کریں۔ قوم چکرا کر رہ گئی ہے۔

یہ تو سیاسی، بین الاقوامی محاذ پر ایک خارجہ پالیسی والی سبکی تھی جس کا سامنا ہمیں کرنا پڑا۔ پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے۔ اب دیکھیے کہ آئی ایم ایف سٹاف مشن (پاکستان نچوڑنے کے مشن کی تکمیل پر) جاتے ہوئے حکومت کو تھپکی دے گیا اور مسکین عوام کے زخموں پر نمک چھڑک گیا ہے۔ ریکارڈ توڑ مہنگائی، ٹیکسوں کا کمر توڑ بوجھ، کساد بازاری، بیروزگاری، عوام کو ملنے والی رعایتوں سے مکمل محرومی کے بعد مسٹر جیفری فرینک نے نہایت فرینکلی (واضح، دوٹوک) یہ بتایا کہ اب ہوئی نا بات! پاکستان کے معاشی اشاریات (indicators) بہتر ہو گئے ہیں۔ عوام تو بجلی، گیس خوراک کے تھپیڑے کھا رہے اور معاشی بھنور میں ڈبکیاں لگا رہے ہیں، اعداد و شمار کیا جانیں! چوری، ڈاکوں، قتل کے اعداد و شمار کی بڑھوتری البتہ خوب جان رہے ہیں۔ تحریک انصاف کی حکومت کیا عزائم بتا کر آئی تھی، کیا بن گئی! نوجوان، باصلاحیت، اعلیٰ تعلیم یافتہ ملک سنبھالنے اور ہر گرداب سے نکالنے والی قیادت کے منتظر عوام نے دیکھا کہ یکے بعد دیگرے متنازعہ افراد آتے جاتے گئے۔ جب ڈھول بیٹھی تو سارے وزراء مشرف دور کے تھے۔ سو حقیقی حکومت تو ازسرنو عین وہی تھی قاف لیگی اور ایم کیو ایم کی! عوام دُکھ کی ٹھنڈی آہیں بھر کر رہ گئے۔ (شاید سردی میں اتنا اضافہ اسی لیے ہے!)

مشرف کے خلاف سنگین غداری کیس کا فیصلہ بھی کسی دھماکے سے کم نہیں حکومت کے لیے۔ ایمپائر کی انگلی ہی گویا کاٹ دی! پاکستان کی تاریخ کا منفرد ترین، اپنی نوعیت کا پہلا فیصلہ ہے، سو خوب جھکڑ چل رہے ہیں۔ توہین عدالت سے بے خوف، بے غم ہو کر خوب بیان بازی جاری ہے! اگرچہ ایک طویل کہانی کا تو یہ صرف فٹ نوٹ ہے۔ 18 سال ملک پر جو گزری، اس کا لمحہ لمحہ تاریخ میں اور عنداللہ محفوظ ہے۔ سارے آڈیو، وڈیو ریکارڈ۔ بڑی عدالت تو لگنی ہی ہے۔ 'مالک یوم الدین' تو دن میں مسلمان 32 مرتبہ کم وبیش دہراتا ہی ہے۔ پاکستان پر کیا بیتی؟ بات صرف آئین پاکستان کی معطلی کی ہی نہیں۔ نظریۂ پاکستان کی تدفین، ملکی آزادی، خود مختاری امریکہ کے ہاتھ گروی رکھا جانا، بحر و بر افغانستان پر حملہ آور غاصبوں کے لیے کھول دینا، فہرست بہت طویل ہے۔ اس کے دنیاوی فیصلے، عمر کے اس حصے میں علامتی حیثیت کے حامل ہیں۔ وہ سیاسی لیڈر تو نہیں ہے کہ بلا تامل لٹکا دیا جائے۔ وکفی باللہ حسیباً ''(اصل) حساب لینے کو اللہ کافی ہے!''

تاریخ ہی آخرت پر ایمان لانے پر مجبور کرتی ہے ہر ذی شعور کو! کچھ وہ ہیں جن کے دیئے دکھوں اور جرائم کا حساب دنیا میں کسی صورت چکانا ممکن نہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جن کے انسانیت پر احسانات کے اعتراف میں انعامات دنیا میں ممکن نہیں۔ سو ہم اس دن کا صبر سے انتظار کرتے ہیں اگر دنیا میں عدل قائم نہ کیا جا سکے! مشرف کہانی 'افغانستان پیپرز کی طرح، مغرب ہی سے کسی دن مکمل لیک ہو گی۔ ان کے ہاں تفصیلات اس جنگ کی جس طرح کھل کر سامنے آئی ہیں، ہم تو اتنے بڑے سچ کے نہ عادی ہیں نہ متحمل ہو سکتے ہیں۔ وہ ہاہا کار مچ اٹھی ہے کہ پناہ بخدا۔ یہاں تو فیصلہ سنانے والے ہی گردن زدنی ہو گئے۔ انہیں نمونۂ عبرت بنا دینے کو دانت پیسے جا رہے ہیں۔ ہر معاملے میں امریکہ یورپ کو سند اور لائق تقلید قرار دینے والے، اس ضمن میں آنکھ اٹھا کر بھی انہیں دیکھنے کے روادار نہیں۔ پاکستان میں جمہوریت کی بساط الٹ کر ایمرجنسی کے نفاذ سے جو کہانی شروع ہوئی تھی، وہی ہمیں برادر افغانستان سے یوٹرن لے کر صلیبی جنگ کی دلدل میں بھی دھکیلنے کی ذمہ دار تھی۔ جنگ کے نتائج اب سامنے آ چکے۔ جھوٹ، فریب پر مبنی جنگ کے تلخ حقائق کا اعتراف امریکی خود کر چکے۔ ہم بھی اسی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ جب ساری دنیا کی علمیت، عسکریت، صلاحیت، قوت کھپا کر آج مکمل ناکامی کا اعتراف وہ خود کر رہے ہیں، تو ہماری کیا اوقات ہے۔ ہمارے لیے سبق یہ ہے (طالبان کی فتوحات سے) کہ ہمارے زوال (ایٹمی طاقت، مضبوط فوج، تعلیمی برتری کے باوجود) کا اصل سبب اللہ کی نافرمانی اور دین بے زاری ہے۔

سبب کچھ اور ہے، تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں!

اندازہ کیجیے کہ امریکہ 2008ء سے 2016ء تک کاغذوں میں سر دیئے اس جنگ پر تحقیق کرتا صفحے کالے کرتا رہا۔ 59000 صفحات لکھے گئے، یادداشتوں کے ذریعے اس جنگ کی خفیہ تاریخ! بڑے بڑے نامی گرامی رمزفیلڈ جیسے لکھتے لکھواتے رہے۔ رچرڈ ہالبروک، امریکہ کا مایہ ناز 50 سالہ سفارتی تجربے کا حامل اوباما کا نمائندہ خصوصی برائے افغانستان و پاکستان تھا۔ اس کی خصوصیت جنگ زدہ لیڈروں کو مذاکرات پر لا بٹھانے کی تھی۔ افغان جنگ نے چکرا کر رکھ دیا۔ یہی جان لیوا ثابت ہوئی۔ دسمبر 2010ء میں شہ رگ (باقی صفحہ 19 پر)

# اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2019ء

محمد رفیق چودھری

سال 2019ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

## سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

| | | |
|---|---|---|
| 1 | قیامِ حق وصداقت | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 2۔ | ایمان کا تقاضا | نعیم صدیقی |
| 3۔ | اقتصادی امراض کا بہترین علاج | خالد علوی |
| 4۔ | پاکستان کی اساس | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 5۔ | فطرت کا انتقام | سید قطب شہید |
| 6۔ | تیسرا راستہ ممکن نہیں | سید عمر تلمسانی |
| 7۔ | ایمان کا تقاضا: احتساب | نعیم صدیقی |
| 8۔ | بالآخر مسلمان کامیاب ہوں گے | مولانا ابوالکلام آزاد |
| 9۔ | فضیلت صبر | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 10 | اُمت مسلمہ کی سب سے بڑی ضرورت | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 11۔ | ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 12۔ | اسلامی نظام زندگی کے لیے صحیح لائحہ عمل | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 13۔ | اسوۂ رسول ﷺ کامیابی کا ذریعہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 14۔ | انقلاب کا لغوی واصطلاحی مفہوم | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 15۔ | اجتماعی نظام میں تبدیلی | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 16۔ | کامل انقلاب کی واحد مثال: انقلاب نبویؐ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 17۔ | انقلاب نبویؐ: غیر مسلموں کی نظر میں | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 18۔ | کامیاب ترین انسان: حضرت محمد ﷺ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 19۔ | انسانی اخوت و مساوات پر قائم معاشرہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 20۔ | انقلاب محمدیؐ سے ہر چیز بدل گئی | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 21۔ | انقلاب کا سرچشمہ: محمد ﷺ کی سیرت طیبہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 22۔ | انقلابی عمل کا پہلا مرحلہ: انقلابی نظریہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 23۔ | انقلابی عمل کا دوسرا مرحلہ: تنظیم | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 24۔ | کارکنوں کی روحانی تربیت کی اہمیت | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 25۔ | صبر محض | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 26۔ | راست اقدام | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 27۔ | انقلاب کا آخری مرحلہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 28۔ | رسول انقلاب ﷺ کا انقلابی نظریہ اور اس کے تقاضے | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 29۔ | دعوت فکر اسلامی مہم | حافظ عاکف سعید |
| 30۔ | دعوت دین: ایک بنیادی فریضہ | |
| 31۔ | نبی اکرم ﷺ کی حکمت تبلیغ | سید اسعد گیلانی |
| 32۔ | اسلامی تحریک کے اوصاف | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 33۔ | قوت برداشت کا امتحان | سید جلال الدین |
| 34۔ | اسلامی دعوت | محمد الغزالی |
| 35۔ | دعوت اور طریق دعوت | مولانا مودودیؒ |
| 36۔ | داعی کی اصل ذمہ داری | امین احسن اصلاحی |
| 37۔ | امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور اخلاص | سید جلال الدین |
| 38۔ | دورِ فتن میں اتباع سنت کا حکم | سید جلال الدین |
| 39۔ | نبی ﷺ کی دعوت تمام انسانوں کے لیے تھی | ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی |
| 40۔ | دعوت: امت محمدیہ کی سرداری کی ضامن | مولانا ابوالحسن علی ندویؒ |
| 41۔ | نبی ﷺ کی دعوت تمام انسانوں کے لیے تھی | ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی |
| 42۔ | عصر حاضر اور تبلیغ دین | ڈاکٹر سعد بن ناصر |
| 43۔ | محبت نبوی ﷺ | مولانا مفتی عبدالستار |
| 44۔ | حضور ﷺ کے منہج عمل میں انسانی جدوجہد کی اہمیت | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 45۔ | تمام انسان برابر ہیں | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 46۔ | انقلابی تربیت کا نبوی منہاج | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 47۔ | باطل نظام ہائے زندگی اور اخلاقی بگاڑ | سید قطب شہیدؒ |
| 48۔ | ہر شے اللہ کی راہ میں خرچ کر دو | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 49۔ | روحانی تربیت کا بڑا ذریعہ: قرآن حکیم | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 50۔ | انقلابی جدوجہد میں صبر محض کا مرحلہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |

## الھدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الھدیٰ'' کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الانبیاء کی آیت 56 سے سورۃ الحج کی آیت 69 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئی۔ ''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

## اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

| | | |
|---|---|---|
| 1 | ان بطش ربک لشدید | ایوب بیگ مرزا |
| 2۔ | ثمہ رددنہ اسفل سٰفلین | ایوب بیگ مرزا |
| 3۔ | اسلاموفوبیا میں مبتلا مغرب | ایوب بیگ مرزا |
| 4۔ | مظلوم یغور مسلمان اور امریکہ | ایوب بیگ مرزا |
| 5۔ | جب محافظ ہی قاتل بن جائیں | رفیق چودھری |
| 6 | کشمیر بنے گا پاکستان | ایوب بیگ مرزا |
| 7۔ | افغان باقی کوہسار باقی | ایوب بیگ مرزا |
| 8۔ | بھارت کے مسلمانوں کی حالت زار اور پاکستان کا کردار | ایوب بیگ مرزا |
| 9۔ | پلوامہ حملہ؟ | ایوب بیگ مرزا |
| 10۔ | امن چاہتے ہو تو...... | ایوب بیگ مرزا |
| 11۔ | ہم پر پاکستان کی محبت لازم ہے | ایوب بیگ مرزا |
| 12۔ | ماہ مارچ | ایوب بیگ مرزا |
| 13 | اسلاموفوبیا | ایوب بیگ مرزا |
| 14۔ | شیطانی اتحاد ثلاثہ | ایوب بیگ مرزا |
| 15۔ | اشیاء کی گرانی اور انسانوں کی نایابی | ایوب بیگ مرزا |
| 16۔ | امریکہ ایران چپقلش: حقیقت کیا ہے؟ | ایوب بیگ مرزا |
| 17۔ | زمانہ چال قیامت کی چل گیا | ایوب بیگ مرزا |
| 18۔ | رمضان، قرآن اور پاکستان | ایوب بیگ مرزا |
| 19۔ | مذہب کی نہیں اسلام کی ریاست سے بے دخلی | رفیق چودھری |
| 20۔ | علماء کا کردار۔۔۔ آزادیٔ ہند۔۔۔ | ایوب بیگ مرزا |
| 21۔ | تحریک پاکستان میں علماء کا کردار | ایوب بیگ مرزا |
| 22۔ | قیام پاکستان کے بعد علماء کا کردار | ایوب بیگ مرزا |
| 23۔ | سیکولرازم کی لاش پر مودی کا رقص | ایوب بیگ مرزا |
| 24۔ | نیم حکیم خطرۂ جان | ایوب بیگ مرزا |
| 25۔ | محمد مرسی کی شہادت: احیائی تحریکوں۔۔ | ایوب بیگ مرزا |
| 26۔ | No Gray Area | ایوب بیگ مرزا |
| 27۔ | مشتری ہوشیار باش | ایوب بیگ مرزا |
| 28۔ | نیو امریکن سنچری پلان اور خلیج میں نئی جنگ | رفیق چودھری |
| 29۔ | امیر تنظیم اسلامی کا پیغام۔۔۔ | حافظ عاکف سعید |
| 30۔ | قدم بڑھاؤ ساتھیو! | ایوب بیگ مرزا |
| 31۔ | قربانی | ایوب بیگ مرزا |
| 32۔ | لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا | ایوب بیگ مرزا |
| 33۔ | تحریک آزادیٔ کشمیر | رفیق چودھری |
| 34۔ | لا الٰہ الا اللہ کا رشتہ | ایوب بیگ مرزا |
| 35۔ | مقبوضہ کشمیر کے حالات، تنظیم کا موقف | حافظ عاکف سعید |
| 36۔ | امریکہ ایک ناقابل اعتبار ریاست | ایوب بیگ مرزا |
| 37۔ | کربلا سے کشمیر تک | رفیق چودھری |
| 38۔ | اب عمل کی ضرورت ہے | ایوب بیگ مرزا |
| 39۔ | امریکہ رے امریکہ | ایوب بیگ مرزا |
| 40۔ | شیر کی ایک دن کی زندگی | ایوب بیگ مرزا |
| 41۔ | سعودی عرب ایران کشیدگی: اُمت مسلمہ پر...... | رفیق چودھری |
| 42۔ | قصۂ آدم وابلیس | ایوب بیگ مرزا |
| 43۔ | خوش قسمت لوگ | ایوب بیگ مرزا |
| 44۔ | ثنائے خواجہ | ایوب بیگ مرزا |
| 45۔ | تنظیم اسلامی، ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور حافظ عاکف سعید | |
| 46۔ | فلاحی ریاست؟ | ایوب بیگ مرزا |
| 47۔ | طلبہ یونینز کی بحالی؟ | ایوب بیگ مرزا |
| 48۔ | دوقومی نظریہ کی حقانیت | ایوب بیگ مرزا |
| 49۔ | عبرتناک سزا | ایوب بیگ مرزا |
| 50۔ | | |

## منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطاب جمعہ کی اور اُن کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2019ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| 1 | شادی خانہ آبادی | اعجاز لطیف |
| 2۔ | بیوی کے حقوق | اعجاز لطیف |
| 3۔ | بیوی پر شوہر کے حقوق | اعجاز لطیف |
| 4۔ | گھریلو جھگڑوں سے نجات | اعجاز لطیف |
| 5۔ | سسرالی رشتوں سے حسن سلوک | اعجاز لطیف |
| 6۔ | طلاق کے احکام | |
| 7۔ | فلاح کے تقاضے | خورشید انجم |
| 8۔ | اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہوں | حافظ عاکف سعید |
| 9۔ | ایمانیات ثلاثہ | حافظ عاکف سعید |
| 10۔ | تقویٰ کی اہمیت اور افادیت | اعجاز لطیف |
| 11۔ | ایمان حقیقی کے ثمرات | حافظ عاکف سعید |
| 12۔ | ایمان حقیقی کے ثمرات (2) | حافظ عاکف سعید |
| 13۔ | نیکی کا ہمہ گیر تصور | ڈاکٹر عارف رشید |
| 14۔ | نیکی کا ہمہ گیر تصور (2) | ڈاکٹر عارف رشید |
| 15۔ | ختم نبوت کے دو مفہوم | خورشید انجم |
| 16۔ | ایمان حقیقی کے ثمرات (3) | حافظ عاکف سعید |
| 17۔ | قیامت کے قرآنی دلائل | حافظ عاکف سعید |
| 18۔ | رمضان کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں | حافظ عاکف سعید |
| 19۔ | استقبال رمضان اور اس کے تقاضے | اعجاز لطیف |
| 20۔ | روزے کے احکام اور مسائل | حافظ عاکف سعید |
| 21۔ | راہ حق کی آزمائشیں | حافظ عاکف سعید |
| 22۔ | مغفرت اور بخشش کے لمحات | ڈاکٹر عارف رشید |
| 23۔ | عظمت قرآن اور پاکستان | ڈاکٹر عارف رشید |
| 24۔ | رمضان کا حاصل | ڈاکٹر عارف رشید |
| 25۔ | زندگی کے امتحان میں دو راستے | اعجاز لطیف |
| 26۔ | حقیقی فلاح کا راستہ | ڈاکٹر عارف رشید |
| 27۔ | والدین کے حقوق | اعجاز لطیف |

| | | |
|---|---|---|
| 28۔ | والدین کے ساتھ حسن سلوک | اعجاز لطیف |
| 29۔ | والدین کے بعد الوفات حقوق | اعجاز لطیف |
| 30۔ | دعوتِ فکر اسلامی | اعجاز لطیف |
| 31۔ | داعی کے اوصاف | اعجاز لطیف |
| 32۔ | دعوت و تبلیغ کی اہمیت | حافظ عاکف سعید |
| 33۔ | دین کا ہمہ گیر تصور | ڈاکٹر عارف رشید |
| 34۔ | حقیقت ایمان اور ایمان کا حصول | ڈاکٹر عبدالسمیع |
| 35۔ | عبادت رب | چودھری رحمت اللہ بٹر |
| 36۔ | فریضہ شہادت علی الناس | حافظ عاطف وحید |
| 37۔ | فریضۂ اقامت دین | خورشید انجم |
| 38۔ | التزام جماعت | ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی |
| 39۔ | اطاعت امیر اور بیعت کا نظام | ڈاکٹر عبدالسمیع |
| 40۔ | جہاد فی سبیل اللہ | انجینئر مختار حسین فاروقی |
| 41۔ | توحید عملی کے تقاضے | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 42۔ | انقلاب کے ابتدائی مراحل | اعجاز لطیف |
| 43۔ | انقلاب کے تکمیلی مراحل | انجینئر نعمان اختر |
| 44۔ | نبی اکرم ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے مظاہر | اعجاز لطیف |
| 46۔ | حب رسول ﷺ کے تقاضے | ڈاکٹر عارف رشید |
| 47۔ | محبت کا جنوں باقی نہیں ہے | خورشید انجم |
| 48۔ | نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت | خورشید انجم |
| 49۔ | اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا۔۔ | خورشید انجم |
| 50۔ | جمعۃ المبارک اور تذکیر بالقرآن | ڈاکٹر عارف رشید |

## زمانہ گواہ ہے

یہ تنظیم اسلامی کا ایک ہفتہ وار پروگرام ہے۔ جس میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگار حالات حاضرہ کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | اسرائیل کے عزائم اور ہیکل سلیمانی | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 2۔ | حکومت کے خلاف اسلام اقدامات | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 3۔ | جعلی اکاؤنٹس کیس اور مستقبل کا منظر نامہ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 4۔ | GSP پلس: شرائط | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 5۔ | چین کے یغور مسلمانوں پر مظالم | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 6۔ | سانحہ ساہیوال میں قصوروار کون؟ | ایوب بیگ مرزا، آصف حمید |
| 7۔ | امریکہ طالبان مذاکرات اور متوقع نتائج | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، غلام مرتضی |
| 8۔ | کشمیر کی آزادی اور پاکستان کا کردار | ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضی |
| 10 | پلوامہ حملہ اور بھارتی عزائم | ایوب بیگ مرزا، فرید احمد پراچہ |
| 11۔ | پاک بھارت جنگ کس کے مفاد میں؟ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، طاہر سلیم مغل |
| 12۔ | بھارتی جنگی جنون کے پس پردہ محرکات | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید عبداللہ گل |
| 13۔ | حزب اللہ بمقابلہ حزب الشیطان | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 14۔ | سانحہ نیوزی لینڈ | ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان |
| 15۔ | مفتی تقی عثمانی پر قاتلانہ حملہ۔۔۔ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، تقی عثمانی |
| 16۔ | خراب معاشی صورتحال | ایوب بیگ مرزا، شاہد حسن صدیقی، آصف حمید |
| 17۔ | بھارتی حملے کی اطلاعات | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 18۔ | مغرب اسلامی نظام کا مخالف کیوں؟ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 19۔ | وزیر اعظم کا دورہ ایران | ایوب بیگ مرزا، آصف حمید |
| 20۔ | رمضان، قرآن اور پاکستان | ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر عارف رشید |
| 21۔ | آزادیٔ ہند میں علماء کا کردار | ایوب بیگ مرزا، آصف حمید |
| 23۔ | امریکہ ایران تنازعہ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 24۔ | نریندر مودی کی جیت | حسن صدیق، رضاء الحق، آصف حمید |
| 25۔ | سالانہ بجٹ، او آئی سی کا اجلاس۔۔ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 26۔ | صدر مرسی کی شہادت | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، اوریا مقبول جان، عطاء الرحمان عارف |
| 27۔ | عالمی سطح پر نئی صف بندیاں | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 28۔ | دوسری شادی پر سزا | ایوب بیگ مرزا، عطاء الرحمان عارف |
| 29۔ | گریٹر اسرائیل کی تیاری | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 30۔ | ریکوڈک کی کہانی | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 31۔ | وزیر اعظم کا دورہ امریکہ | ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان |
| 32۔ | امریکہ کی پاکستان کے لیے حکمت عملی | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 33۔ | کیا کشمیر آزاد ہوگا؟ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 34۔ | مسئلہ کشمیر پر اُمت کی خاموشی | حسن صدیق، رضاء الحق، آصف حمید |
| 35۔ | کشمیریوں کی نسل کشی | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 36۔ | مسئلہ کشمیر اور اُمت مسلمہ کی بے حسی | ڈاکٹر محمد حسیب اسلم، آصف حمید |
| 37۔ | امریکہ اور طالبان کا مستقبل | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 38۔ | سعودی عرب پر حملے کا ذمہ دار کون ؟ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 39۔ | وزیر اعظم کی تقریر | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 40۔ | پاک طالبان مذاکرات | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 41۔ | دور حاضر کے چیلنجز اور ان سے۔۔ | ڈاکٹر عبدالسمیع، آصف حمید |
| 42۔ | سعودیہ ایران کشیدگی اور پاکستان | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 43۔ | آزادی مارچ: خدشات، خطرات | نعیم اختر عدنان، آصف حمید |
| 44۔ | این آر او اور پلی بارگین | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 46 | آزدی مارچ: نتائج | عطاء الرحمان عارف، آصف حمید |
| 47۔ | توہین قرآن: مغرب کا اصل چہرہ | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق |
| 48۔ | طلبہ تحریک: پس پردہ حقائق | ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، آصف حمید |
| 49۔ | سقوط مشرقی پاکستان | ایوب بیگ مرزا، عطاء الرحمان عارف |
| 50۔ | پرویز مشرف کو سزائے موت | ایوب بیگ مرزا، آصف حمید |

## کارِ تریاقی

کار تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر ان کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

| | |
|---|---|
| 1 | ترے کوچے سے ہم نکلے |
| 2 | اپنے عمل کا حساب |
| 3- | میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے |
| 4- | دعا کیے جائیں |
| 5- | تیرگی ہے چارسو تو کیا ہوا |
| 6- | میزان خونچکاں |
| 7- | پائیدار آزادی |
| 8- | رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ |
| 9- | اللہ کی برہان |
| 10- | یک جہتی کی ضرورت |
| 11- | ذرا نم ہو تو یہ مٹی۔۔ |
| 12- | کوئی طاقت تم پہ غالب آنے والی نہیں |
| 13 | کرتی ہے حاجت شیروں کو روباہ |
| 14- | جو چاہو لگا دوڑ کیسا |
| 15- | تم میں سے کوئی اپنے دین سے۔۔ |
| 16- | الجھائی گئی ہے |
| 17- | فرنگی مدنیت کے فتوحات |
| 18- | عالمی تبدیلی |
| 19- | تھا جو ناخوب...... |
| 20- | صیدِ زبوں |
| 21- | اپنی نبیڑ تو |
| 22- | خوگر ہیں غلامی کے عوام |
| 23- | علاج تنگی داماں |
| 24- | طریق کوہ کن میں بھی |
| 25- | وقت کی عدالت میں |
| 26- | دیوِ استبداد |
| 27- | شب گریزاں ہوگی |
| 28- | غم دہر |
| 29- | سراپا تجلی افرنگ |
| 30- | ہر طرف ہے اب عاجزی ہم میں |
| 31- | سوئے میخانہ |
| 32- | نام زنگی کافور |
| 33- | کشمیر سے یک جہتی |
| 34- | کارواں گم کردہ منزل |
| 36- | آہ! وہ تیرِ نیم کش |
| 37- | شیرازہ ہوا ملت مرحوم کا ابتر |
| 38- | اسلامی شناخت بحال کیجیے |
| 39- | ہم تم سے بہت شرمندہ ہیں |
| 40- | اک دم زمیں پر آرہے |
| 41- | دگرگوں ہے جہاں |
| 42- | خود آستیں میں پالے ہیں |
| 43- | سیل ہائے کرب و بلا |
| 44- | احتیاط کیجیے |
| 45- | تم عمل کے لیے انتظار کرتے ہو |
| 46- | تمام اہل قلم کی یہ ذمہ داری ہے |
| 47- | دلوں سے خوف خدا گیا |
| 48- | ہر قدم دست و گریباں |
| 49- | اگر تم مومن ہو! |
| 50- | تیری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے! |


## حالات حاضرہ


| | | |
|---|---|---|
| 1 | حسن ظن لازم لیکن | محمد سمیع |
| | دیر آید درست آید | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 4- | ریاست مدینہ میں شراب حرام تھی۔ | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| | سیاست و سیادت یا نارکی و حماقت | فرید اللہ الصافی |
| 11- | کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا۔۔۔ | محمد سمیع |
| 12- | ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 13- | مارچ کا مہینہ اور تاریخ کی خوشبو | ڈاکٹر صفدر محمود |
| 14- | جے ایف 17 تھنڈر کا پہلا شکار | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 17- | وی بناتے جاؤ۔۔۔ | محمد فہیم تیمر گرہ |
| 29- | حکومتی کارکردگی اور مستقبل کا سیاسی منظر نامہ | احمد علی محمودی |
| 36- | کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا | صابر شاکر |
| 39- | دو ہی راستے | محمد فہیم تیمر گرہ |
| 45- | یہ راستہ ریاست مدینہ کو نہیں پہنچتا | محمد سمیع |
| 48- | ریاست مدینہ میں نظام کفالت | پروفیسر عبدالعظیم جانباز |
| 49- | مسلمان ہتھیاروں کے خریدار | عنایت اللہ طور |


## دین و دانش


| | | |
|---|---|---|
| 1 | ایمانی زندگی | مولانا محمد اسلم |
| 2 | نئے سال کی آمد پر جشن یا محاسبہ | مولانا محمد اسلم |
| | یکجہتی کی ضرورت ہے | مولانا محمد اسلم |
| 3 | اولاد دنیا کی زینت اور آخرت کا توشہ | فرید اللہ مروت |
| 5- | خاندانی منصوبہ بندی | مولانا محمد اسلم |
| | عصر حاضر حدیث نبوی کے آئینہ میں | مولانا محمد یوسف لدھیانوی |
| 6 | ریاکاری سے بچیے! | مولانا فضل الرحیم |
| | صلہ رحمی | صفات عالم تیمی |
| 8- | اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر | پروفیسر عبدالعظیم جانباز |
| 10 | نماز کی روح | ڈاکٹر نجیب قاسمی سنبھلی |
| | محبوب حقیقی | مولانا محمد اسلم |
| 11- | حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا خطبہ خلافت | مفتی منیب الرحمان |
| 14 | بھائی چارہ اور اخوت اسلامی | مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق |
| 15- | امانت | مولانا محمد اسلم شیخوپوری |
| | حق تلفی کی سزا | مفتی عثمان الدین |
| 18- | رمضان کیسے گزاریں؟ | پروفیسر محمد یونس جنجوعہ |
| 19- | اسلامی تہذیب کی بقاء۔۔۔ | حافظ محمد سیف الاسلام |
| 20- | روزہ دار کے لیے آفات | عبدالرزاق کوڑوادی |
| | قرآن کی تعظیم | مولانا محمد اسلم |
| 21- | روزہ کے بنیادی مقاصد | ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی |
| | موت ایک اٹل حقیقت | طیبہ شیریں |
| | ماہ رمضان کا آخری عشرہ | پروفیسر محمد یونس جنجوعہ |
| 22- | عیدالفطر کے مسنون اعمال | مفتی رفیع الدین حنیف |
| | سات خوش قسمت انسان | مولانا محمد اسلم |
| | مخلوق اللہ کا کنبہ | حاجی محمد حنیف |
| | چاندرات میں عبادت کرنے کی فضیلت | مفتی محمد وقاص |
| 23- | رمضان کے بعد | عبدالرحمان بن عبدالعزیز |
| | شوال مکرم کے چھ روزے | مولانا حکیم محمد |
| 24- | دنیا و آخرت کی کامیابی سات صفات۔۔ | ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی |
| | اسلام میں عورت کا مقام | مولانا محمد اسلم |
| 26- | راستے اور راہی کے حقوق | عرفان علی |
| 27- | مقام صحابہ: قرآن و حدیث کی روشنی میں | مولانا شفیق احمد |
| | مسلمان کے حقوق | مولانا محمد اسلم |
| 28- | بیوہ عورت کا نکاح | محمد انوار میمن |
| | تزکیۂ نفس اور انقلاب میں نسبت و تناسب | حافظ محمد مشتاق ربانی |
| 29- | مسواک اور صحت | مولانا محمد اسلم |
| | حج کا مختصر اور آسان طریقہ | ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی |
| | شکر ادا کرنے کی عادت بنائیے | مولانا ابن الحسن عباسی |
| 30- | ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور قربانی کے احکام و مسائل | ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی |
| | اسلامی معاشرہ | مولانا محمد اسلم |
| 31- | فریضۂ حج اور ہماری کوتاہیاں | مفتی محمد اسماعیل |

| | | |
|---|---|---|
| 33- | دعوت دین: ضرورت واہمیت | عبدالرزاق |
| 34- | فریضۂ تبلیغ اور مخلوق سے اجر؟ | مولانا محمد صادق |
| | یہ عذاب یہ مصائب | مولانا محمد اسلم |
| 35- | دعوت دین کی محنت | فریداللہ مروت |
| | سانحۂ کربلا | خورشید احمد گیلانی |
| 36- | دعوت دین کی اہمیت اور ضرورت | سراج احمد برکت اللہ |
| 37- | دعوت دین ایک صبر آزما ذمہ داری | ابوکلیم نبی محسن |
| | اسلام میں نظام تبلیغ کی اصلاح | ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی |
| 38- | مومن ہے تو بے تیغ بھی--- | ماہ طلعت نثار |
| 39- | دعوت دین کی ضرورت اور بہترین طریقہ | مولانا نثار احمد |
| 40- | تعلیم یافتہ لوگوں کو کیسے دعوت دیں؟ | اسرار علی |
| 42- | شہادت کیا ہے؟ | نعیم اختر عدنان |
| | دعوت دین کے اصول | مفتی محمد عبداللہ |
| 43- | راہ خدا میں پہرہ داری کی اہمیت اور فضیلت | راؤ محمد سہیل |
| 44- | سمع وطاعت اقامت دین کا اہم ستون | راحیل گوہر |
| | دعوت کے دو بنیادی کردار | فریداللہ مروت |
| 45 | عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت اور جھوٹے مدعیان | مفتی عثمان |
| 47- | تقویٰ کی آسان صورت | مولانا عبدالستار |
| 48- | میں تجوید میں کیوں کمزور ہوں؟ | حافظ محمد نعمان |
| 49- | شریعت کے کسی بھی حکم کو حقیر نہ سمجھیے! | مولانا حسین احمد حقانی |


## تنظیم وتحریک


| | | |
|---|---|---|
| 8 | انسداد سود کے ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب | محمد سمیع |
| 9 | اسلامی تنظیم میں سمع وطاعت کے تقاضے | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| | اقامت دین کی جدوجہد فرض عین ہے؟ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 31- | دعوت فکر اسلامی | رفیق چودھری |
| 32- | انقلابی دعوت وتربیت اور اس کا ذریعہ | ڈاکٹر اسرار احمدؒ |
| 34- | دعوت دین: ایک جہد مسلسل | راحیل گوہر |
| 41- | نظام باطل کی دکھتی رگ | محمد نذیر یاسین |
| | اب بھی غلامانہ ذہنیت سے جان نہ چھڑائی تو | رشید عمر |


## فکر وطن


| | | |
|---|---|---|
| 1 | وقت مہلت یا مہلت کا وقت | مبارکہ رفیق |
| 5- | میری پہچان اسلامی پاکستان | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 16- | قادیانیوں کا مقدمہ اور چند-- | محمد ندیم |
| 19- | خاص ہے ترکیب میں--- | ڈاکٹر ضمیر اختر خان |
| 49- | کیا دوقومی نظریہ گنگا میں ڈوب گیا | ذوالفقار احمد چیمہ |


## گوشۂ خواتین


| | | |
|---|---|---|
| 15- | ایمان کے تقاضے | رفیقہ تنظیم |


## متفرق مضامین


| | | |
|---|---|---|
| 12 | موجودہ دور کا چیلنج اور ہماری حکمت عملی | مولانا محمد حنیف جالندھری |
| 13- | یہود اور ہم | مولانا محمد اسلم شیخوپوری |
| 20 | دو اصطلاحیں | محمد ندیم |
| 48- | سچ کی گواہی | ڈاکٹر صفدر محمود |


### بیادِ مجلس اسرار


| | | | |
|---|---|---|---|
| 17- | عذاب الٰہی | 20- | روزہ اور تقویٰ |
| 21- | روزہ اور اکل حلال | 22- | معاشی عدل |
| 23- | مخلوط معاشرت کا سدباب | 30 | دعوت دین |


## یاد رفتگاں


| | | |
|---|---|---|
| 2 | محبت بھرا ایک روشن چراغ بجھ گیا۔ | محمد اقبال |
| 3- | لطف الرحمان خان صاحب فی ذمۃ اللہ | پروفیسر اشرف سلیم |
| 4- | عبدالرحمان میر صاحب فی ذمۃ اللہ | ڈاکٹر ابصار احمد |
| 10- | کیا شخص تھا جو راہ وفا سے گزر گیا | انجینئر نعمان اختر |
| 31- | مولانا صوفی محمد انتقال کر گئے | فریداللہ مروت |


## نظمیں


| | | |
|---|---|---|
| 20- | مہمان آ گیا | خورشید عالم ایڈووکیٹ |
| 28- | حمد باری تعالیٰ | عزیز عارف |


## رودادیں رخصوصی رپورٹ


| | | |
|---|---|---|
| 3 | مرکزی انجمن خدام القرآن کا چھیالیسواں سالانہ اجلاس | مرتضیٰ احمد اعوان |
| 7- | کشمیر کانفرنس سیمینار | رفیق چودھری |
| 12- | قرارداد مقاصد ایک اہم سنگ میل سیمینار | رفیق چودھری |
| 17- | کلیۃ القرآن کی سالانہ تقریب | مرتضیٰ احمد اعوان |
| 19- | رجوع القرآن کورسز کی اختتامی تقریب | مرتضیٰ احمد اعوان |
| 25- | انٹرویو امیر تنظیم اسلامی | ادارہ |
| 33- | ملی جرانڈ کونسل کا اجلاس | رفیق چودھری |
| | پاکستان عالم اسلامی کی اُمیدوں کا مرکز | رفیق چودھری |
| 35- | کشمیر کیسے آزاد ہوگا؟ | احمد علی محمودی |
| 40- | پاک بھارت جنگ: توقعات، خدشات | احمد علی محمودی |
| 44- | اکھنڈ بھارت کا توڑ کیسے؟ | احمد علی محمودی |
| 46- | سالانہ اجتماع | احمد علی محمودی |


## مطالعۂ کلام اقبال

مطالعۂ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چنیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2019ء میں بھی جاری رہا۔ جس کے تحت کلام اقبال کے ''محکمات عالم قرآنی'' میں نظم ''ارض ملک خدا است، حکمت خیر کثیر است، ابلیس کی دہائی اور مجموعہ'' خطاب بہ جاوید'' میں سخنے بہ نژادنو کے اشعار کی 107 تک کی تشریح شائع ہوئی۔

## تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

### پنجاب


| شمارہ | حلقہ | پروگرام | رپورٹ |
|---|---|---|---|
| 4 | لاہور شرقی | شاہدرہ اور فیروز والا کے زیر اہتمام حلقہ قرآنی | رفیق تنظیم |
| | پنجاب شمالی | رفیقات کا ششماہی اجتماع | رفیقہ تنظیم |

| شمارہ | حلقہ | پروگرام | رپورٹ |
|---|---|---|---|
| 8 | پنجاب جنوبی | امیر حلقہ کا دورہ تونسہ شریف | شوکت حسین |
| | سرگودھا | توسیع دعوت پروگرام جوہر آباد | محمود عالم |
| | بہاولپور | تعارفی پروگرام | شوکت حسین |
| | گجرانوالہ | نائب ناظم اعلیٰ وسطی پاکستان کا دورہ | ابن اقبال |
| | لاہور غربی | سہ ماہی اجتماع | محمد یونس |
| 13 | سرگودھا | امیر محترم کا سالانہ تنظیمی دورہ | محمود عالم |
| | پنجاب شمالی | تلہ گنگ میں سہ روزہ دعوتی پروگرام | رفیق تنظیم |
| | پنجاب جنوبی | ناظم دعوت کا دورہ وہاڑی | شوکت حسین |
| | پنجاب جنوبی | امیر حلقہ کا دورہ بہاولپور لودھراں | شوکت حسین |
| 16 | گجرانوالہ | امیر تنظیم کا چار نئے مراکز کا افتتاح | رفیق تنظیم |
| 17 | سرگودھا | نصف روزہ آگاہی منکرات مہم | محمود عالم |
| | وہاڑی | استقبال رمضان پروگرام | شوکت حسین |
| 23 | اسلام آباد | امیر تنظیم کا دورہ | محمد یونس |
| 28 | لاہور | وسطی اسلام پورہ میں تراویح اور منتخب آیات کا ترجمہ | محمد نفیس |
| | فیصل آباد | اصلاحی خطابات | محمد رشید عمر |
| | پنجاب جنوبی | سہ ماہی تربیتی اجتماع | شوکت حسین |
| 32 | لاہور غربی | سہ ماہی اجتماع | محمد یونس |
| | سرگودھا | تربیتی اجتماع | محمود عالم |
| | وہاڑی | ماہانہ درس قرآن | شوکت حسین |
| 34 | سرگودھا | سلانوالی توسیع دعوت پروگرام | محمود عالم |
| 38 | پنجاب جنوبی | کشمیر سے یکجہتی مظاہرہ | شوکت حسین |
| | فیصل آباد | توسیع دعوت و تعارف پروگرام | رشید عمر |
| | وہاڑی | ماہانہ درس قرآن | شوکت حسین |
| | پنجاب جنوبی | ناظم دعوت کا دورہ مظفر گڑھ | رفیق تنظیم |
| 43 | خانیوال | امیر حلقہ کا درس قرآن | شوکت حسین |
| | پنجاب جنوبی | سہ ماہی تربیتی اجتماع | شوکت حسین |
| | لاہور غربی | سہ ماہی اجتماع | محمد یونس |
| | سرگودھا | بھکر میں دعوتی پروگرام | محمود عالم |
| 47 | پنجاب شمالی | ایک روزہ اجتماع | صوفی محمد صفدر |

## سندھ

| شمارہ | حلقہ | پروگرام | رپورٹ |
|---|---|---|---|
| 15 | کراچی جنوبی | سہ ماہی تربیتی اجتماع | محمد سہیل |
| 32 | کراچی جنوبی | سہ ماہی تربیتی اجتماع | راؤ سہیل |
| 37 | کراچی وسطی | تربیتی اجتماع | وقاص احمد |
| 43 | صادق آباد | ماہانہ تربیتی اجتماع | مظہر غفور |
| | صادق آباد | ایک روزہ دعوتی پروگرام | نذیر احمد |
| | کراچی جنوبی | سہ ماہی تربیتی اجتماع | راؤ محمد سہیل |
| 47 | کراچی | توہین قرآن کے خلاف مظاہرہ | یوسف شعیب |

## خیبر پختونخوا

| شمارہ | حلقہ / تنظیم | پروگرام | رپورٹ |
|---|---|---|---|
| 4 | اکوڑہ خٹک | امیر محترم کا دورہ دارالعلوم حقانیہ | محمد شمیم خٹک |
| | مالاکنڈ | سہ ماہی تربیتی اجتماع | ابوکلیم نبی محسن |
| 13 | پختونخوا جنوبی | پشاور میں توسیع دعوت پروگرام | فیصل الرحمن |
| | تیمرگرہ | دعوتی پروگرام | محمد یاسین |
| | مالاکنڈ | سہ ماہی تربیتی اجتماع | ابوکلیم نبی محسن |
| 17 | دیر | سلام کوٹ میں ایک روزہ دعوتی اجتماع | سعید اللہ |
| 32 | پختونخوا جنوبی | سہ ماہی اجتماع وشب بیداری | سعید اللہ |
| 34 | مالاکنڈ | دعوتی پروگرام | سعید اللہ |
| 38 | دیر بالا | دعوتی وفہم دین پروگرام | سعید اللہ |
| | پختونخوا جنوبی | انڈیا کے خلاف مظاہرہ | شمیم خٹک |
| 43 | مالاکنڈ | سہ ماہی تربیتی اجتماع | ابوکلیم نبی محسن |
| | دیر | ایک روزہ دعوتی پروگرام | سعید اللہ |
| 47 | دیر شہر | دعوتی پروگرام | سعید اللہ |

## انگریزی مضامین

| | | |
|---|---|---|
| 1 | The new anti-Semitism? | Jonathan Cook |
| 2 | Maninstream Media Assaults on...... | Shane Quinn |
| 3 | War in Good for Drug Business and.. | global research |
| 4 | Social Media Might ban the Pakistani Map.. | Andrew Korybko |
| 5 | Can Judges be totally objective...... | Dr. Javed Jamil |
| 6 | Odious and illegitimateDebt | Nida Team |
| 7 | US Forces helping ISIS commanders.. | global research |
| 8 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 9 | Indian false flag operation | Sultan M Hali |
| 10 | Iran is being tricked into making Balochistan | Andrew Korybko |
| 11 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 12 | Benjamin Netanyahu: The symbol of crimes. | Chiara Cruciati |
| 14 | The ICC and NGOs: Modern Day ...... | Tony Cartalucci |
| 15 | The Ridiculous Logic of Annexation: Israel.. | Dr. Binoy Kampmark |
| 16 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 17 | Like America with " Russiagate"... | Andrew Korybko |
| 19 | A Ramadan Day in the Life of a Muslim | Habeeba Husain |
| 20 | A Cathedral and a Mosque Engulfed in ... | Soraya Selpahpour-Ulrich |
| 21 | Ramadan in a Young Muslim's Life | Abdullah |
| 22 | Importance and Tips for the last 10 Nights.. | Nida Team |
| 23 | Pakistan is at War but its Political... | Adam Garrie |
| 24 | Manufacturing Dissent | Imran Jan |
| 25 | The Unipolar Moment is over..... | Pepe Escobar |

# امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 دسمبر تا 25 دسمبر 2019ء)

☆ جمعرات (19 دسمبر کو) صبح 09:00 بجے قرآن اکیڈمی میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی جو نمازِ ظہر تک جاری رہا۔

جمعہ (20 دسمبر کو) قرآن اکیڈمی میں بعد نمازِ عصر تنزانیہ سے آئے ہوئے رفیق عبدالحمید سے ملاقات رہی۔ ہفتہ (21 دسمبر کو) دن 12:00 بجے دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں دین حق ٹرسٹ کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس کی صدارت کی۔ اسی دن بعد نمازِ عصر دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں تنظیم اسلامی کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی صدارت کی۔ اتوار (22 دسمبر کو) دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں جاری تنظیم اسلامی کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے دوسرے سیشن کی صدارت فرمائی۔ بعدازاں اسی روز بعد نمازِ عصر تا 08:30 بجے تک توسیعی عاملہ کے اجلاس کے دوسرے سیشن کی صدارت کی۔

پیر (23 دسمبر کو) بعد نمازِ مغرب حلقہ لاہور شرقی کے رفیق محمد عظیم سے ملاقات ہوئی۔ اس دوران نائب امیر اور ناظم اعلیٰ بھی موجود تھے۔

منگل (24 دسمبر کو) قرآن اکیڈمی میں سعودی عرب سے آئے ہوئے خادم حسین بٹ سے ملاقات رہی۔ اسی روز 11:30 بجے ایک حبیب محمد وقار قاسم نے دینی تعلیم کے حوالے سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ملاقات کی۔ بعدازاں 03:00 بجے توسیعی مشاورت کے اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد روانگی ہوئی۔

25 دسمبر کو اسلام آباد میں توسیعی مشاورت کے اجلاس میں شرکت کی۔ اور بعدازاں لاہور کے لیے روانگی ہوئی۔


| | | |
|---|---|---|
| 26 | The End of Capitalism | M Ziauddin |
| 27 | They Decided to Kill Him..... | David Hearst |
| 28 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 29 | India Doubles Down on its Military... | global research |
| 30 | Universal Lessons of Hajj | www.Islamicity.org |
| 31 | Salvation of the Muslim Ummah... | Nida Team |
| 32 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 33 | Statement in solidarity with Kashmir... | www.bdsmovement.net |
| 34 | Kashmir, War and Diplomacy... | Osama Rizvi |
| 35 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 36 | How the US Shattered the Middle East | Strategic-culture foundation |
| 37 | Greater Israel: The Zionist plan for the ... | Israel Shahak |
| 38 | "Houthi Attack" on Saudi Oil Fields.. | Peter Koenig |
| 39 | Annexation of Kashmir: Pakistan just warned | Andrew Korybko |
| 40 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 41 | Trump Escalated Wars He Inherited | Stephen Lendman |
| 43 | Faith & Family | Khadija Andleeb |
| 44 | Tanzeem e Islami Press Release | Ayub Baig Mirza |
| 46 | The inauguration of the Kartarpur... | Pepe Escobar |
| 47 | Palestine and Kashmir: two sides of the ... | Muslim JC |
| 48 | The Short Road: Democracy to Fascism | I A Haq |
| 49 | The Pentagon's Map of Afghanistan... | Nikolai Malishevski |


**بقیہ: کار تریاقی**

پھٹ جانے سے مرا۔ آخری الفاظ یہ تھے: ''تمہیں (امریکہ کو) افغانستان میں یہ جنگ روکنی ہوگی!'' اس کی وصیت، فرعون کے آخری پچھتاوے کے الفاظ: ''میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے رب پر!'' کی طرح رائیگاں گئی۔ امریکہ نے شاید تاریخ میں روسی جرنیل کے آخری الفاظ، آخری روسی دستے کو 1989ء میں افغانستان سے پسپا ہو کر نکلتے وقت کے پڑھے نہ تھے، یا ان پر کان نہ دھرا تھا۔ اس نے آمو دریا پار کر کے روسی سرحد میں قدم رکھ کر کانوں کو ہاتھ لگائے تھے کہ آئندہ روس کبھی افغانستان کا رخ نہ کرے گا! اب دنیا کے ذمے یہ 'ریسرچ' باقی ہے، تھنک ٹینکوں کے لیے چیلنج ہے، کہ آخر یہ کیا ہوا! امریکہ ساز و سامان کی انتہا پر اور افغان بے سروسامانی کی انتہا پر۔ امریکہ ہر سطح پر بدترین ناکامی کا شکار ہوا۔ ہمارے ساتھ بھی اس نے یہی کیا کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھ کو بھی لے ڈوبیں گے! سو ہم بھی غوطے کھا رہے ہیں! تاریخ کا جبر یہی ہے! پہلے بندۂ صحرائی نے آدھی دنیا انتہا کی بے سروسامانی سے فتح کی اور ساڑھے تیرہ سو سال حکمران کی! اب بندۂ کوہستانی کی باری ہے۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہ بانی　　　یا بندۂ صحرائی یا مرد کہستانی!

جو ابوالحکم کہلاتا تھا، اپنے علم، سرداری اور دانائی کا زعم لیے۔ وہ نبوت کو جھٹلا کر، القرآن الحکیم کا انکار کر کے رہتی دنیا تک میں ابوجہل گردانا گیا۔ وہ منظر تازہ کیجیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (چودہ سالہ چرواہے جو ایمان لائے تھے) غزوۂ بدر میں ابوجہل کے سینے پر جوتا رکھے کھڑے ہیں اس کی گردن اتارنے کو۔ ابوجہل، فرعونی لہجے میں بجھنے سے پہلے تکبر میں بھڑک کر کہتا ہے: ''او چرواہے! بڑی اونچی جگہ چڑھا ہے، سردار کی گردن ہے، ذرا لمبی رکھ کر کاٹنا!'' اور پھر اس کی لاش نمونۂ عبرت بنا کر بدر کے کنویں میں پھینکی گئی۔ ابوالحکم، اپنا علم ڈبو کر جہل میں جا مرا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سردار علماء میں شمار ہوئے۔ فقۂ حنفی کی ذوفشانی ان کے علم سے ہے!

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر　　　اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر!

ساری آئی وی لیگ یونیورسٹیوں کا علم، ذہانت، تجربہ افغانستان کے قبرستانوں میں دفن ہو گیا! یہ ہم بھی جو ڈنڈا لے کر مدارس کے سر ہوئے رہتے ہیں انہیں اعلیٰ عصری علوم سے بہرہ مند فرمانے کو (جس کا شاہکار ہم نے وکلاء اور ڈاکٹروں کی سر پھٹول اور لسانی تنظیموں کے ہاتھوں اسلامی یونیورسٹی میں خون ناحق ہوتے دیکھا) کیا اب ضرورت اس بات کی نہیں کہ عصری علوم والوں کو قرآن و سنت کا فرض عین علم (جو ہر مسلمان پر فرض ہے نماز کی طرح!) دینے کی فکر کریں۔ طالبان جیتی جاگتی مثال ہیں، فتوحات کے جھنڈے گاڑتی، دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالتی! تھنک ٹینکوں کو کچھ یہاں بھی ''تھنکنے'' کی ضرورت ہے!

جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا　　　تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے!

Vol: 28 Regd. No. C.P.L NO.114 No.50

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

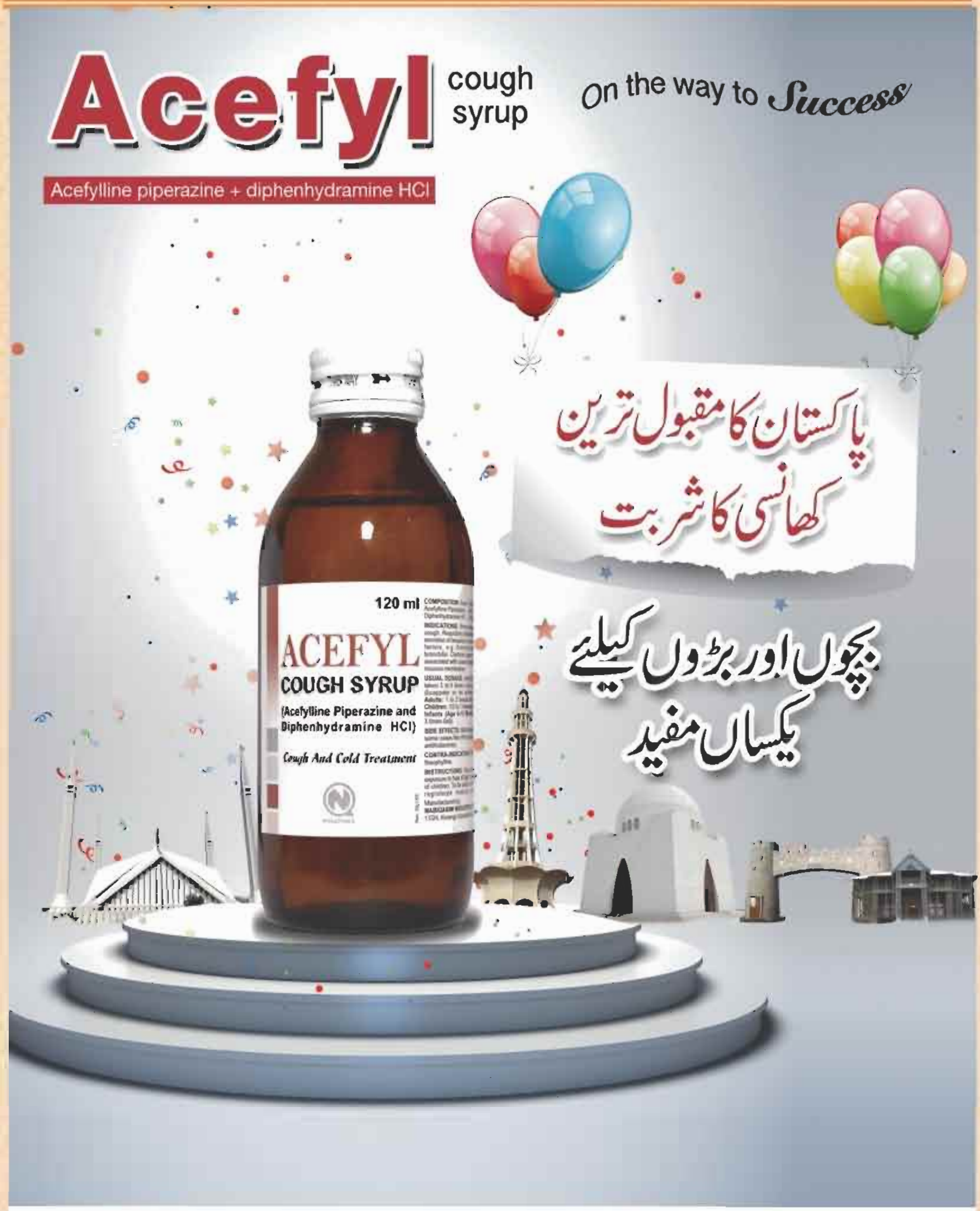


NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

PHARMA

your Health our Devotion